مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ

ختمِ نبوّة

کراچی

ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی جریدہ

جلد ۴
شمارہ ۱۵

سندھ میں کلمہ طیّبہ کے نام پر

قادیانیوں کی

رسولؐ نافرمانی

اب قادیانی اجتماعیّت کی کارپوریشن کا کیا بنے گا؟

یہ نظم بطور خاص مورخہ ۳۰/۷/۱۹۸۵ء کو لکھی گئی اور اُسی شام بعد از مغرب عاشقانِ رسالتمآب ﷺ کے اصرار پر ختم نبوت کانفرنس منعقدہ جامع مسجد گلاسگو اسکاٹ لینڈ (انگلینڈ) میں پڑھی گئی۔

نبی وہ ہو نہیں سکتا جو کاذب تھا زمانے کا

فضلِ اکبر محمود گلاسگو

غلام قادیانی نے تعفّن کو ہے پھیلایا
مگر شانِ محمدؐ میں فرق کوئی نہیں آیا

وہ نکلا ایک دیوانہ کہ جس نے چاند پر تھوکا
اصل میں متاع و مال و زر، عزت کا تھا بھوکا

دماغ اس جھوٹے مہدی کا کذب سے بھر گیا آخر
جہنم کے گڑھے میں آپ ہی خود گر گیا آخر

فخر جھوٹے نبی کو تھا فرنگی کی غلامی پر
تھا جو معمور ہر گورے آفیسر کی سلامی پر

زمانہ سازیوں میں قادیانی گرم تھا بے حد
کفر کی شوخیوں میں آدمی بے شرم تھا بیحد

اُسے تھا ناچنا آتا فرنگی کے اشاروں پر
وہ سبقت لے گیا شیطان کے سارے ہی یاروں پر

حقیقت میں وہ عصرِ نو کا اک ایسا مداری تھا
ہزاروں سانپ تھے جس میں وہ اک ایسی پٹاری تھا

مثالِ سامری وہ عہدِ نو کا ایک ساحر تھا
فریب و مکر کی چالوں میں وہ دنیا کا ماہر تھا

محمدؐ کی بغاوت میں منہ کالا کر لیا جس نے
متاعِ کفر سے دامن ہے اپنا بھر لیا جس نے

فرنگی کی غلامی میں پھرا سَر جس دیوانے کا
نبی وہ کیسے اکبرؔ جو کاذب تھا زمانے کا

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان
ہفت روزہ ختم نبوۃ کراچی
۵ محرم الحرام تا ۱۱ محرم الحرام ۱۴۰۶ھ
مطابق
۲۰ تا ۲۶ ستمبر ۱۹۸۵ء

اس شمارے میں

۱۔ خصائل نبوی	۴
۲۔ اداریہ	۵
۳۔ بادہ عصیاں سے دامن تر بتر ہے شیخ کا	۶
۴۔ اسلامی کیلنڈر	۸
۵۔ سندھ کی ڈائری	۱۰
۶۔ خدا کرے تیرے دل میں اتر جائے میری بات	۱۴
۷۔ مرزا قادیانی کی ایک جھوٹی پیشگوئی	۱۸
۸۔ ذکر و فکر کے ثمرات	۱۹
۹۔ اخبار ختم نبوت	

زیر سرپرستی
حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم
سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت
مفتی احمد الرحمان — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا بدیع الزمان — ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا منظور احمد الحسینی

مدیر مسئول
عبدالرحمٰن یعقوب باوا

شعبۂ کتابت
محمد عبدالستار واحدی، امجد محمود

بدلِ اشتراک
سالانہ -/۷۰ روپے — ششماہی -/۴۰ روپے
سہ ماہی -/۲۰ روپے — فی پرچہ -/۲ روپے

رابطۂ دفتر
مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۷۱۱۶۷۱

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد	عبدالرؤف جتوئی	پشاور	نور الحق نور
گوجرانوالہ	حافظ محمد ثاقب	مانسہرہ/ہزارہ	سید منظور احمد آسی
لاہور	ملک کریم بخش	ڈیرہ اسمٰعیل خان	ایم شعیب گنگوہی
فیصل آباد	مولوی فقیر محمد	کوئٹہ	نذیر تونسوی
سرگودھا	ایم اکرم طوفانی	حیدرآباد سندھ	نذیر بلوچ
ملتان	عطاء الرحمان	گھوٹکی	ایم عبدالواحد
بہاولپور	ذبیح فاروقی	سکھر	ایچ غلام محمد
لیہ/کروڑ	حافظ خلیل احمد راہ	ٹنڈو آدم	حماد اللہ عرف ولی اللہ

بدلِ اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب، کویت، اومان، شارجہ، دوبئی	۲۱۰ روپے
اردن اور شام	۲۲۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۲۴۰ روپے
افریقہ	۲۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپے

بیرون ملک نمائندے

کینیڈا	آفتاب احمد	ناروے	غلام رسول
ٹرینیڈاڈ	اسمٰعیل ناخدا	افریقہ	محمد زبیر افریقی
برطانیہ	محمد اقبال	ماریشس	ایم اخلاص احمد
اسپین	راجہ حبیب الرحمٰن	ری یونین فرانس	عبدالرشید بزرگ
ڈنمارک	محمد ادریس	بنگلہ دیش	محی الدین خان

عبدالرحمان یعقوب باوا نے کلیم الحسن نقوی انجمن پریس سے چھپوا کر ۲۰/سے سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی سے شائع کیا۔

خصائل نبوی ﷺ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے کثرت تواضع فرمانے کا ذکر

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری رحمہ اللہ تعالیٰ

۱۲۔ حدثنا اسحٰق حدثنا عبدالرزاق حدثنا معمر عن ثابت البنانی و عاصم الاحول عن انس بن مالک ان رجلا خیاطا دعا رسول اللہ صلی اللہ وسلم فقرب لہ ثریداً علیہ دباءٌ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاخذ الدباء وکان یحب الدباء قال ثابتٌ فسمعت انسا یقول فما صنع لی طعام اقدر علی ان یصنع فیہ دباءٌ الا صنع۔

۱۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک درزی نے حضور اقدس صلی علیہ وسلم کی دعوت کی کھانے میں ثرید تھا اور اس پر کدو پڑا ہوا تھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کدو چونکہ مرغوب تھا۔ اس لیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سے کدو نوش فرمانے لگے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد سے میرے لیے کوئی کھانا تیار نہیں کیا گیا جس میں مجھے کدو ڈلوانے کی قدرت ہو اور کدو اس میں نہ ڈالا گیا ہو۔

فائدہ ثرید شوربے میں بھیگی ہوئی روٹی کو کہتے ہیں۔ یہ قصہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سالن کے باب کی گیارہویں حدیث میں گزر چکا ہے۔ وہاں بجائے ثرید کے شوربے روٹی کا ذکر تھا۔ ممکن ہے کہ دونوں چیزیں ہوں شوربا روٹی بھی ہو اور ثرید بھی ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ ثرید اس کو مجازاً کہہ دیا ہو اس حدیث میں شوربا روٹی اجزاء کے لحاظ سے کہہ دیا ہو کہ ثرید بھی شوربا روٹی ہی ہوتی ہے۔

۱۳۔ حدثنا محمد بن اسمٰعیل حدثنا عبداللہ بن صالح حدثنی معٰویۃ ابن صالح عن یحییٰ بن سعید عن عمرۃ قالت قیل لعائشۃ ماذا کان یعمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتہ قالت کان بشرا من البشر یفلی ثوبہٗ ویحلب شاتہٗ ویخدم نفسہٗ

۱۳۔ عمرۃ کہتی ہیں کہ کسی نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم دولت کدہ پر کیا کرتے تھے۔ انھوں نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آدمیوں میں سے ایک آدمی تھے۔ اپنے کپڑے میں خود ہی جوں تلاش کر لیتے تھے۔ اور خود ہی بکری کا دودھ نکال لیتے تھے اور اپنے کام خود ہی کر لیتے تھے۔

فائدہ "آدمیوں میں سے ایک آدمی تھے" کا یہ مطلب ہے کہ عام آدمیوں کی طرح اپنے گھر کا اکثر و بیشتر کام خود کر لیا کرتے تھے۔ اپنی ضروریات اور گھر کے کاروبار کرنے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ گرانی یا تکبر مانع نہ ہوتا تھا۔ ایک حدیث میں ہے کہ جو کام اور لوگ اپنے گھروں میں کرتے ہیں وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی کر لیا کرتے تھے۔ بعض روایات میں مثال کے طور پر کچھ کام بھی گنوا دیے جیسا کہ اس روایت میں گذرا ہے اسی طرح دوسری روایات میں ہے کہ اپنا کپڑا سی لیا کرتے تھے۔ اپنے جوتہ کا پیوند خود ہی لگا لیا کرتے تھے۔ اپنے کپڑے کو پیوند لگا لیا کرتے تھے وغیرہ وغیرہ۔ حدیث بالا میں جوں تلاش کرنے کا بھی ذکر ہے اور علماء کی تحقیق یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن یا کپڑوں میں جوں نہیں پڑتی تھی۔ اس کی وجہ ظاہر ہے کہ جوں بدن کے میل سے پیدا ہوتی ہے اور پسینہ سے بڑھتی ہے۔ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سراسر نور تھے۔ وہاں میل کچیل کہاں تھا۔ اسی طرح آپ کا پسینہ سراسر گلاب تھا جو خوشبو میں استعمال کیا جاتا تھا۔ بھلا عرقِ گلاب میں جوں کا کہاں گزر ہو سکتا ہے۔ اس لیے اس تلاش کرنے کا یہ مطلب ہے کہ اس احتمال سے کہ شاید کسی دوسرے کی جوں چڑھ گئی ہو تلاش فرماتے تھے۔ بعض علماء فرماتے کہ تلاش کرنا دوسروں کی تعلیم کے لیے تھا کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا اہتمام کرتے دیکھیں گے تو زیادہ اہتمام کریں گے۔

لندن میں عالمی ختم نبوت کانفرنس
کی اصل
اور تفصیلی رپورٹ
تحریر: مولانا منظور احمد الحسینی
آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیے۔

حکومتی اداروں کی مرتد نوازی

چوھدری ظفراللہ قادیانی کیا مرا ہے کہ پاکستان کے مرزائی اور حکومتی ادارے سب اس کی مدح سرائی کے بگل بجا رہے ہیں ــــ کسی دشمن کی موت پر خوش ہونا قرین عقل نہیں مگر اسلام کے باغی مرتدین کے قتل کی اسلام نے نہ صرف اجازت دی ہے بلکہ اسے اسلامی غیرت و حمیت کا شعار بتلایا ہے۔

آنجہانی چوہدری ظفراللہ قادیانی کی موت پر " خس کم جہاں پاک " کے مقولہ سے اگر اتفاق ناممکن تھا تو کم از کم اس پر کارپردازان اقتدار کا اتنا واویلا بھی تو درست نہیں۔ پھر غیر مسلموں کی پیشہ ورانہ مہارتوں کا اعتراف کوئی برا نہیں۔ مگر ایک قادیانی مرتد کی موت کو اس قدر اہمیت دینا کہ اسلامی ملک (پاکستان) کی کابینہ کے اجلاس میں اس پر اظہار تعزیت کرنا اور اسے موضوع اجلاس بنانا کسی طرح بھی زیب نہیں دیتا۔ بلکہ کابینہ کا یہ اقدام ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کی آئینی ترمیم کے پیش نظر آئین پاکستان کے خلاف کھلی بغاوت کے مترادف ہے۔ پھر تعزیتی پیغامات میں اس کافر و مرتد کی روح کی تسکین کے لیے دعا کرنا مسلم دل آزاری کی بدترین مثال ہے اور خدا تعالیٰ کے قہر و عذاب کو دعوت دینا ہے۔

آنجہانی چوہدری ظفراللہ قادیانی کی خدمات اور اس کی خوبیوں پر دل کھول کر داد دی جارہی ہے۔ جیسے وہ کوئی ملک و ملت کا بہت بڑا ہمدرد اور خیرخواہ تھا ــــ قطع نظر اس کے کہ نئی نسل پر اس ناروا پراپیگنڈا کے کیا اثرات مرتب ہوں گے۔ کم از کم یہ کسی ایسی حکومت کو نہیں جچتا جو قادیانیوں کو خلاف اسلام سازشوں میں ملوث دہشت پسند تنظیم قرار دے چکی ہو۔

پھر چوہدری ظفراللہ قادیانی کی خوبیوں کے بارے میں جو کچھ کہا جارہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ اس کی ذاتی تھیں۔ ملک و ملت کی خیرخواہی یا فلاح و بہبود سے ان کا کوئی تعلق نہیں ــــ ہاں البتہ اس کی تین باتیں ایسی ہیں جنہیں مسلمانوں پر احسان کے عنوان سے پیش کیا جارہا ہے۔

۱۔ چوہدری ظفراللہ قادیانی نے ۱۹۴۷ء میں بحیثیت وکیل باؤنڈری کمیشن کے سامنے باؤنڈری کیس پیش کیا۔

۲۔ مسئلہ کشمیر پر عالمی کانفرنس میں ایک طویل ترین تقریر کی تھی۔

۳۔ فلسطین کا کیس اقوام متحدہ میں پیش کیا (جس پر عربوں نے اسے اعزازت سے نوازا)

لیکن اگر بغور مطالعہ کیا جائے تو جن تین کارناموں کو اس کی عظمت کا نشان بتلایا جارہا ہے حقیقت میں وہی اس کی ملک و ملت دشمنی کا بیّن ثبوت ہیں۔ چنانچہ یہ تینوں مسئلے اس کی کج فہمی اور نحوست سے ایسے الجھے کہ آج تک وہ حل نہیں ہوسکے اور نہ ہی مستقبل قریب میں اسکی کوئی صورت دکھائی دیتی ہے۔ ہمارے خیال میں اس کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے کہ ایک قادیانی وکیل کو مسلمانوں نے اپنا نمائندہ بنایا تھا۔ اسی سر کی آنکھوں سے مشاہدہ کیا جاسکتا ہے کہ باؤنڈری کمیشن کا مسئلہ کہاں تک حل ہوا ہے، وہ کیا حل ہوتا الٹا پنجاب اور کشمیر ہی نہیں ضلع سیالکوٹ اور پنجاب کی تحصیلوں تھانوں تک کی تقسیم ہوگئی اور یہ بھی اس کی سبز قدمی کا نتیجہ ہے کہ دریاؤں اور پانیوں کا مسئلہ کھڑا ہوا

باقی صفحہ ۲۶ پر

بادہ عصیاں سے دامن تر بتر ہے شیخ کا
پھر بھی دعوئی ہے کہ اصلاح دو عالم ہم سے ہے

مولانا تاج محمد صاحب مدرس قاسم العلوم فقیر والی

مرزا غلام احمد قادیانی کے ابتدائی مخالفین نے جب ان کے باطل اور غیر اسلامی عقائد کا سختی سے نوٹس لیا تو مرزا صاحب نے ان کے لیے جو شیریں اور قابل اعتراض زبان استعمال کی وہ اپنی جگہ پر ایک ایسا المیہ ہے کہ جس کے تصور سے جبین انسانیت عرق آلود، چشم غیرت اشکبار، شرم و حیا نوحہ کناں اور تہذیب و شرافت انگشت بدندان ہو کر رہ جاتی ہے۔ ایک مدعی نبوت کی اخلاق سے پست خیالی اور ایک عامیانہ اور بازاری انداز تخاطب ایک ایسی حرکت ہے کہ جس پر سوائے کف افسوس ملنے اور اس کے جھوٹا ہونے میں شک و شبہ کرنے کی بالکل گنجائش ہی نہیں رہتی۔ اب آنجہانی متنبی قادیان کی "سیرت مقدسہ" اور آپ کے "اخلاق عالیہ" ملاحظہ فرمائیے۔

مولانا محمد حسین بٹالوی

مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی نے جب مرزا غلام احمد سے اشتہار بازی شروع کی تو ایک اشتہار میں لکھ کر "یہ میرا شکار ہے۔ جو میرے قبضے میں آگیا ہے۔" مرزا صاحب نے اپنی کتاب "آسمانی فیصلہ" کے صلا پر جواب دیا۔ "اس زمانے کے مہذب ڈوم اور نقال بھی تھوڑا بہت حیا کو کام میں لاتے ہیں اور پشتوں کے سفلے بھی ایسی کینگی اور شوخی سے بھرا ہوا تکبر زبان پر نہیں لاتے۔"

مولانا سعد اللہ لدھیانوی

مولانا سعد اللہ لدھیانوی کے متعلق اپنی کتاب تتمہ حقیقۃ الوحی کے صلا پر لکھتے ہیں "سعد اللہ لدھیانوی بے وقوفوں کا نطفہ اور کنجری کا بیٹا ہے۔" اسی کتاب کے صلا پر لکھتے ہیں۔ "خدا تعالیٰ نے اس کی بیوی کے رحم پر مہر لگا دی ہے۔" اپنی کتاب "حجۃ اللہ" کے صلا پر لکھتے ہیں "اگر تو نرمی کرے گا تو میں بھی نرمی کروں گا۔ اگر تو گالی دے گا تو میں بھی گالی دوں گا۔" کتاب "انجام آتھم" کے صفحہ ۲۰ پر لکھا "مغول۔ لئیم۔ فاسق۔ شیطان ملعون نطفہ سفہا۔ خبیث۔ مفسد۔ مزوّر، منحوس، کنجری کا بیٹا۔"

سید مہر علی شاہ صاحب گولڑوی

حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کے بارے میں اپنی کتاب "نزول المسیح" کے صلا پر لکھتے ہیں "کذاب، خبیث، مزوّر۔ بچھو کی طرح نیش زن، اے گولڑہ کی سرزمین تجھ پر خدا کی لعنت ہو۔ تو ملعون کے سبب ملعون ہو گئی۔"

مولانا عبد الحق غزنوی

مولانا عبد الحق صاحب غزنوی کے بارے میں ضمیمہ "انجام آتھم" کے صلا پر لکھتے ہیں "اے کسی جنگل کے وحشی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تم نے حق کو چھپانے کے لیے یہودیوں کا گوہ کھایا۔ اے بدذات۔ خبیث۔ دشمن اللہ و رسول کے تو نے یہودیانہ تحریف کی۔ مگر تیرا جھوٹ اے نابکار پکڑا گیا۔" ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ صلا پر لکھتے ہیں "اے بدذات۔ یہودی صفت پادریوں کا اس میں منہ کالا ہوا اور ساتھ ہی تیرا بھی۔ اے خبیث کب تک تو جئے گا۔" رئیس الدجالین عبد الحق غزنوی اور اس کا تمام گروہ علیہم نعال لعن اللہ الف الف مرۃ ان پر خدا کی لعنت کے دس لاکھ جوتے۔ اے پلید دجال! تعصب نے تجھ کو اندھا کر دیا۔ عبد الحق کو پوچھنا چاہیے کہ اس کا وہ مباہلہ کی برکت کا لڑکا کہاں گیا۔ کیا اندر ہی اندر پیٹ میں تحلیل پا گیا یا پھر رجعت قہقری کر کے نطفہ بن گیا۔ اب تک اس کی عورت کے پیٹ سے ایک چوہا بھی پیدا نہ ہوا۔ اسی کتاب میں لکھتے ہیں "کیا اب تک عبد الحق کا منہ کالا نہیں ہوا۔ کیا اب تک غزنویوں کی جماعت پر لعنت نہیں پڑی۔"

مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری

اپنی کتاب "اعجاز احمدی" میں دس بار لعنت لعنت لکھ کر آخیر پر لکھا: "اے عورتوں کی عار ثناء اللہ اے جنگلوں کے غول تجھ پر ویل۔"

علمائے دیوبند

"شہادۃ القرآن" کے صلا پر لکھتے ہیں"

بقات

مولویاں تم کب تک حق کو چھپاؤ گے۔ کب وہ وقت آئے گا کہ تم یہودیانہ خصلت کو چھوڑ دو گے۔ اے ظالم مولویو! تم پر افسوس کہ تم نے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا وہی عوام کالانعام کو پلایا!" ضمیمہ انجام آتھم کے ص۲۱ پر لکھتے ہیں "اے مردار خور مولویو! اے گندی روحو! اے اندھیرے کے کیڑو!" اسی کتاب کے ص۲۵ پر لکھتے ہیں "یہ مولوی جھوٹے ہیں اور کتوں کی طرح مردار کا گوشت کھاتے ہیں۔" اشتہار انعامی تین ہزار ص۵ پر لکھتے ہیں "اے بے ایمانو! نیم عیسائیو! دجال کے ہمراہیو! اسلام کے دشمنو! تمہاری ایسی تیسی!"

عام مسلمان

کتاب "آئینہ کمالات اسلام" کے ص۵۴۷ پر لکھتے ہیں۔ "زناکار کنجریوں کی اولاد کے سوا ہر مسلمان مجھے قبول کرتا ہے اور میرے دعویٰ پر ایمان لاتا ہے۔" "چشمہ معرفت" کے ص۳۱۷ پر لکھتے ہیں "جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں وہ مجھے نہیں مانتے۔" "حیات احمد" جلد نمبر ۲ ص۲۵ کی عبارت ملاحظہ فرمایئے، لکھتے ہیں "جھوٹے آدمی کی یہی نشانی ہے کہ جاہلوں کے روبرو تو بہت لاف گزاف مارتے ہیں۔ مگر جب کوئی دامن پکڑ کر پوچھے کہ ذرا ثبوت دے کر جاؤ تو جہاں سے نکلے تھے وہیں داخل ہو جاتے ہیں۔"

ہندوؤں کا فرقہ آریہ

"آریہ دھرم" نامی کتاب کے ص... پر لکھتے ہیں۔

چھپے چھپے حرام کروانا آریوں کا
اصول بھاری ہے۔ نام اولاد کے حصول
کا ہے ساری شہوت کی بے قراری ہے
بیٹا بیٹا پکارتی ہے غلط یار کی اس کو
آہ وزاری ہے۔ دس سے کروا چکی زنا
لیکن پاک دامن ابھی بےچاری ہے زنِ
بیگانہ پر یہ شیدا ہیں جس کو دیکھو وہی
شکاری ہے۔

کتاب "چشمہ معرفت" کے ص۱۱۲ پر لکھتے ہیں "آریوں کا پرمیشر (یعنی خدا) ناف سے دس انگل نیچے ہے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں۔"

مرزا غلام احمد کا مقابلہ "شیریں کلامی" میں اگر کیا تو ان کے بیٹے مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان نے۔ باپ کی جگہ اگر لی تو بیٹے نے۔ مرزا محمود احمد اپنے خطبہ کے دوران جو اخبار الفضل قادیان ۲۰ نومبر ۱۹۴۲ء میں شائع ہوا۔ فرماتے ہیں "حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا غلام احمد) کے قریباً ہم عمر مولوی محمد حسین بٹالوی بھی تھے۔ ان کے والد کا جس وقت نکاح ہوا ان کو اگر حضرت اقدس مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کی حیثیت معلوم ہوتی۔ اور وہ جانتے کہ میرا ہونے والا بیٹا محمد رسول اللہ کے ظل اور بروز کے مقابلہ میں وہی کام کرے گا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں ابوجہل نے کیا تھا تو وہ اپنے آلہ تناسل کو کاٹ دیتا اور اپنی بیوی کے پاس نہ جاتا۔"

(نوٹ) اگر باپ سے مولانا عبدالحق صاحب غزنوی کی باعصمت بیوی کا پیٹ اور مولانا سعد اللہ صاحب لدھیانوی کی عفت مآب بیوی کا رحم محفوظ رہا تو بیٹے کی زبان سے حضرت مولانا محمد حسین بٹالوی کے باپ کا آلہ تناسل نہ بچ سکا۔

مرزا غلام احمد نے جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۰۴ء میں تقریر کرتے ہوئے کت پن کی ایک مثال بیان کی کہ ایک بزرگ کو کتے نے کاٹا۔ اس کی چھوٹی لڑکی بولی آپ نے کیوں نہ کاٹ کھایا۔ اس نے جواب دیا بیٹی انسان سے کت پن نہیں ہوتا۔ اسی طرح جب کوئی شریر گالی دے تو مومن کو لازم ہے کہ اعراض کرے۔ نہیں تو وہی کت پن کی مثال لازم آئے گی۔"

ازالہ کلاں حاشیہ ص۱۱ پر تحریر کرتے ہیں کہ "کسی انسان کو حیوان کہنا بھی ایک قسم کی گالی ہے۔" ضمیمہ "اربعین" ص۵ پر لکھتے ہیں "گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں ہے۔"

مرزا غلام احمد نے امام الزمان ہونے کا دعویٰ بھی کیا ہے۔ کیا ایسا شخص جو اخلاق رذیلہ میں گرفتار ہو امام ضامن ہو سکتا ہے؟ اس بات کا فیصلہ مرزا صاحب کی زبانی سنیئے۔ اپنی کتاب "ضرورۃ الامام" کے ص۸ پر تحریر کرتے ہیں۔

"یہ نہایت قابل شرم بات ہے کہ ایک شخص خدا کا دوست کہلا کر پھر اخلاق رذیلہ میں گرفتار ہو۔ اور درشت بات کا ذرا بھی متحمل نہ ہو سکے۔ اور جو امام الزمان کہلا کر ایسی کچی طبیعت کا آدمی ہو کہ ادنیٰ ادنیٰ بات میں منہ سے جھاگ آتا ہے۔ آنکھیں نیلی پیلی ہوتی ہیں وہ کسی طرح امام الزمان نہیں ہو سکتا۔"

بقیہ: در شاید کہ اتر جائے...

اور تم ایسے وبال سے بچو جو خاص انہیں لوگوں پر واقع نہیں ہوگا۔ جو تم میں ان گناہوں کے مرتکب ہوتے ہیں اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والے ہیں۔" اس آیت کے سننے کی ہم سب پر گریہ طاری ہو گیا ہم رو رہے تھے اور رسول اللہ بار بار یہ آیت دہرا رہے تھے

وتوبوا الی اللہ جمیعاً ایہ المومنون لعلکم تفلحون ۰ (النور)

اور اے مسلمانو تم سے رجوع ان احکام میں کوتاہی ہو گئی ہو تو تم سب اللہ کے سامنے توبہ کرو تاکہ فلاح پاؤ۔"

ماہنامہ بینات مئی ۱۹۸۲ء (بشکریہ سیارہ ڈائجسٹ رسول نمبر)

مندرجہ بالا واقعہ کا تعلق تو آپ خوب غور سے پڑھیں یہ بھی ایک سچا خواب ہے۔ اور حضرت ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضور نے فرمایا ہے کہ لوگو! نبوت کا کوئی حصہ یا کوئی خبر باقی نہیں رہا سوائے سچے خوابوں کے کہ مسلمان جو سچا خواب دیکھتا ہے یہ بھی نبوت کے اجزاء میں سے ہیں۔ بخاری شریف کی ایک روایت میں آتا ہے کہ سچا خواب نبوت کا چھیالیسواں جز ہے۔

اسلامی کیلنڈر

جسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں ترتیب دیا گیا

رسالت مآب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرتِ مدینہ تاریخِ اسلام کا ایک اہم موڑ ہے اس وقت نہ تو قومی سطح پر اور نہ ہی بین الاقوامی سطح پر کوئی ایسا کیلنڈر موجود تھا، جس سے تاریخوں اور دنوں کا اندازہ لگایا جاتا۔ اس مقصد کے لیے مختلف طریقے اختیار کیے ہوتے تھے۔ یورپی قومیں اس سلسلے میں اپنے مذہبی رہنماؤں سے رجوع کیا کرتی تھیں۔ اور رواج یہ تھا کہ ہر علاقے کے عیسائی باشندے اپنے مذہبی رہنما کے انتقال سے تاریخیں اخذ کرتے تھے اس طرح درجنوں کیلنڈر بنا دیئے گئے تھے۔ جن کی آپس میں کوئی مماثلت نہیں تھی۔ البتہ پہلی مرتبہ ۵۲۲ء میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کی تاریخ سے کیلنڈر ترتیب دینے کا تصور منظر عام پر آیا۔

اسی طرح عربوں میں بھی کوئی جامع کیلنڈر موجود نہ تھا اور زمانہ قدیم میں عرب باشندے اپنی تاریخی واقعات سے اخذ کیا کرتے تھے۔ مثلاً حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا میں تشریف لانے سے قبل مکہ کے عرب "عام الفیل" کے واقعہ سے تاریخیں اخذ کرتے تھے۔ "عام الفیل" اس واقعہ کی یادگار ہے، جب ابرہا نے ہاتھیوں کی ایک فوج کے ساتھ مکہ کی طرف مارچ کیا تھا، اور اس کی کوشش تھی کہ بیت اللہ پر ہاتھیوں کی یلغار کر دے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کی تمام کوششیں ناکام بنا دیں۔ اور اس کی ہاتھیوں کی فوج تباہ و برباد ہو گئی۔ بعد ازاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں عرب مدینہ میں ان کے قیام سے تاریخیں اخذ کرنے لگے۔ اور اس دور میں جو مخصوص واقعات پیش آئے۔ انہیں اس طرح ترتیب دیا۔

۱۔ اذان	۴۔ استوار	۷۔ طرفہ
۲۔ تمحیص	۵۔ الوداع	۸۔ استلب
۳۔ استیناس	۶۔ العمر	۹۔ البیلاء

یہ صرف حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے دور میں ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک جگہ جمع ہوئے اور انہوں نے اسلامی کیلنڈر ترتیب دینے کے بارے میں آپس میں صلاح مشورہ کیا اس موقع پر حضرت علی ابن طالب رضی اللہ عنہ نے یہ تجویز پیش کی کہ اسلامی کیلنڈر "ہجری" سے شروع کروایا جائے۔ یعنی ہجرت مدینہ سے۔ اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے یہ تجویز پیش کی کہ اسلامی سال کا آغاز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ پیدائش کی بجائے محرم سے کیا جائے۔ چنانچہ ان تجاویز پر عمل شروع کیا گیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ اختیار دیا گیا کہ ۱۷ ہجری بمطابق جمعرات ۲۰ر جمادی الثانی سے اسلامی کیلنڈر کا آغاز کر دیں۔ یہ دن عیسوی کیلنڈر کے مطابق ۱۹ جولائی ۶۳۸ء ہوتا ہے۔

کیلنڈر اس طرح ترتیب دیا گیا کہ اس میں ماضی اور حال کی تمام تاریخیں شامل کر لی گئیں۔ عید الفطر اور حج جیسے موقعوں کے لیے یہ رکھا گیا کہ چاند دیکھ کر تاریخ مقرر کی جائے۔ جیسے اگر چاند ۲۹ر رمضان کو نظر آتا ہے تو عید الفطر یکم شوال کو ہوگی۔ یہی روایت سعودی عرب اور دنیا کے تمام اسلامی ممالک میں ہے۔

اسلامی کیلنڈر میں ایک مفصل اور جامع تاریخی نظام موجود ہے اور گزشتہ چودہ سو سال سے یہ انتہائی کامیاب ثابت ہوا۔ اس کے برعکس عیسوی کیلنڈر میں یہ خصوصیت نہیں ہے۔ یہ ۱۵۸۲ء میں اس وقت گیارہ دن آگے کر دیا گیا تھا جب پوپ گریگوری ہفتم نے یہ اعلان کیا کہ ۴ر اکتوبر کو ۱۵ر اکتوبر ۱۵۸۲ء کے دن سے تعبیر کیا جائے۔ پوپ کے اس اعلان سے بہت سے عیسائی مشتعل ہوئے اور یورپ کے بعض علاقوں کے عیسائیوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ حتیٰ کہ برطانیہ کے حکمرانوں نے بھی گریگوری کی تجویز کو رد کر دیا تھا۔ البتہ جہاں یہ اپنایا گیا وہاں گریگوری کیلنڈر کے نام سے مشہور ہو گیا۔ پھر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ تمام عیسائیوں نے یہی بہتر سمجھا کہ ایک ہی کیلنڈر رکھا جائے چنانچہ اس پر انیسویں صدی تک پوری طرح عملدرآمد شروع ہو گیا۔ یونانیوں نے بھی اسے ۱۹۲۳ء میں قبول کر لیا۔

اسلامی کیلنڈر جب سے ترتیب دیا گیا ہے، اس وقت سے آج تک اس میں کوئی ترمیم نہیں ہوئی ہے اور یہ ملائیشیا سے مراکش تک دنیا کے تمام مسلمانوں کے

لیے قابل قبول اور قابل عمل رہا ہے جب کہ اب تک ہجری تاریخوں کے مطابق ہزاروں کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔

اسلامی کیلنڈر کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہ "ھلالی" ہے، کسی موسم یا واقعہ کے تابع نہیں ہے چنانچہ اس میں کسی قسم کا اختلاف یا رد و بدل ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اسی کیلنڈر کے مطابق اسلامی تہوار منائے جاتے ہیں۔

اس کیلنڈر کی ترتیب کے سلسلے میں زمین کے گرد چاند کے چکر لگانے کو بنیادی حیثیت دی گئی ہے۔ اوسطاً چاند زمین کے گرد ۲۹ دن ۱۲ گھنٹے ۴۴ منٹ اور ۲ء۷۸ سیکنڈ تک چکر لگاتا ہے۔ اسی طرح ۵۹ دن دو قمری مہینوں میں ختم کرتا ہے۔

اس اعتبار سے اسلامی کیلنڈر کو دنیا بھر میں تاریخوں کا ایک جامع نظام تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس کی ترتیب یوں ہے کہ پہلا مہینہ ۳۰ دن کا اور دوسرا مہینہ ۲۹ دن کا۔ اور اضافی دن کو آخری مہینہ میں جمع کر دیا جاتا ہے۔ اس طرح پورے سال کے تمام ماہ درج ذیل دنوں کے حساب سے ترتیب دیئے گئے ہیں۔

۱۔ محرم۔	۳۰	دن	۷۔ رجب	۳۰	دن
۲۔ صفر۔	۲۹	〃	۸۔ شعبان	۲۹	〃
۳۔ ربیع الاول	۳۰	〃	۹۔ رمضان	۳۰	〃
۴۔ ربیع الثانی	۲۹	〃	۱۰۔ شوال	۲۹	〃
۵۔ جمادی الاول	۳۰	〃	۱۱۔ ذوالقعدہ	۳۰	〃
۶۔ جمادی الثانی	۲۹	〃	۱۲۔ ذوالحجہ	۲۹ دن (۳۰ دن)	

ہجری کیلنڈر کے مطابق دن کی تاریخ سورج غروب ہونے پر شروع ہوتی ہے۔ جب کہ عیسوی کیلنڈر کے مطابق نئی تاریخ رات کے بارہ بجے کے بعد شروع ہوتی ہے۔ ہجری کیلنڈر میں رات دن پر سبقت لے جاتی ہے۔ جب کہ عیسائی کیلنڈر کے مطابق رات دو حصوں میں تقسیم کر دی گئی۔ آدھی رات پہلے دن کی تاریخ میں شامل کر دی گئی ہے اور بقیہ آدھی رات دوسرے دن کی تاریخ میں۔ حساب کے مطابق محرم کا پہلا دن یعنی اسلامی کیلنڈر میں ہجری کا آغاز جمعہ سے ہوا تھا۔ یہ دن جولین کیلنڈر کے مطابق ۱۶ جولائی ۶۲۲ء گریگورین کیلنڈر کے مطابق ۱۹، جولائی ۶۲۲ء تھا۔ اس تاریخ کو دنیا بھر کے عالموں نے درست قرار دیا ہے۔ ان میں جرمنی کے ولیٹ فیل مہلر، بھارت کے محمد مختار پاشا اور حبیب الرحمن صابری، پاکستان کے عبد القدوس ہاشمی اور مصر کے احمد آیت اللہ قابل ذکر ہیں۔

بین الاقوامی اسلامی کیلنڈر کے ذریعے دو ہزار سال تک ایک ایک دن کا ریکارڈ محفوظ کر لیا گیا ہے۔ اس کیلنڈر سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ عیسوی کیلنڈر کے مطابق ۲۸، دسمبر ۲۵۶۲ء کا دن ۳۰، ذوالحجہ ... ۲۰۰۰ھ کو ہوگا۔ اس اعتبار سے اسلامی کیلنڈر کو ہر اعتبار سے جامع تسلیم کیا گیا ہے جس پر کسی کو بھی کوئی اختلاف نہیں ہے۔

●●

درج ذیل جدول میں ہجری کی اہم تاریخوں کے حوالے سے گذشتہ چودہ صدیوں کا جائزہ پیش کیا جاتا ہے

سال اور تاریخ	عید الفطر	یوم العرفہ
ہجری کا پہلا سال ۱۶، جولائی ۶۲۲ء	۸، اپریل ۶۲۳ء	۱۴، جون ۶۳۲ء
〃 دسواں سال ۹، اپریل ۶۳۱ء	۱، دسمبر ۶۳۱ء	۶، مارچ ۶۳۲ء
.. .. ..	.. .. ..	(یہ جمعہ کا دن تھا اور اسی دن رسول
.. .. ..	.. .. ..	اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج الوداع
.. .. ..	.. .. ..	کا خطبہ فرمایا تھا)
۱۰۴ ۲۱، جون ۷۲۲ء	۱۲، فروری ۷۲۳ء	۲۰، مئی ۷۲۳ء
۲۰۴ ۲۸، 〃 ۸۱۹ء	۱۹، 〃 ۸۲۰ء	۲۶، مئی ۸۲۰ء
۳۰۴ ۵، جولائی ۹۱۶ء	۲۶ 〃 ۹۱۷ء	۳، جون ۹۱۷ء
۴۰۴ ۱۳ 〃 ۱۰۱۳ء	۶، مارچ ۱۰۱۴ء	۱۱، جون ۱۰۱۴ء
۵۰۴ ۲۰ 〃 ۱۱۱۰ء	۱۳، 〃 ۱۱۱۱ء	۱۸، جون ۱۱۱۱ء
۶۰۴ ۲۸ 〃 ۱۲۰۷ء	۳۰، 〃 ۱۲۰۸	۲۵، جون ۱۲۰۸ء
۷۰۴ ۱۴، اگست ۱۳۰۴	۱۸، 〃 ۱۳۰۵	۲، جولائی ۱۳۰۵ء
۸۰۴ ۱۱ 〃 ۱۴۰۱ء	۱۴، اپریل ۱۴۰۲ء	۱۰، جولائی ۱۴۰۲ء
۹۰۴ ۱۹ 〃 ۱۴۹۸ء	۲، 〃 ۱۴۹۹ء	۱۸، جولائی ۱۴۹۹ء
۱۰۰۴ ۶، ستمبر ۱۵۹۵	۲۹، 〃 ۱۵۹۶ء	۴، اگست ۱۵۹۶ء
۱۱۰۴ ۱۲ 〃 ۱۶۹۲ء	۱، مئی ۱۶۹۳ء	۱۱، اگست ۱۶۹۳ء
۱۲۰۴ ۲۱ 〃 ۱۷۸۹ء	۱۵، 〃 ۱۷۹۰ء	۲۰، اگست ۱۷۹۰ء
۱۳۰۴ ۳۰ 〃 ۱۸۸۶	۲۴، 〃 ۱۸۸۷	۲۹، اگست ۱۸۸۷ء
۱۴۰۴ ۱۸، اکتوبر ۲۰۸۳ء	۳۱، 〃 ۲۰۸۴ء	۵، ستمبر ۱۹۸۴ء
۱۵۰۴ ۱۵ 〃 ۲۰۸۰ء	۸، جون ۲۰۸۱ء	۱۳، ستمبر ۲۰۸۱ء
۱۶۰۴ ۲۴ 〃 ۲۱۷۷ء	۱۷، جون ۲۱۷۸ء*	۲۵، ستمبر ۲۱۷۸ء

سندھ کی ڈائری

سندھ میں کلمہ طیبہ کے نام پر
قادیانیوں کی سول نافرمانی

ڈاکٹر سبطین لکھنوی نمائندہ خصوصی

مصلح موعود مسیح موعود بیٹا موعود ہے "حکیم نورالدین بھیروی کی وفات کے بعد یہ مختصر سا مگر بلا خیز جذباتی نعرہ مرزا محمود نے اپنے باپ کی امت کو دیا۔ اور یوں خلیفہ ثانی قادیان افرنگ کی اس خود کاشتہ قیادت کو خود اپنے ہی خاندان کے اندر دوبارہ واپس لانے میں کامیاب ہو گئے۔ قادیانی دھرم کا پودا "ایج AMAGE" مغل خاندان میں اس طرح سمیٹ دیا گیا کہ اس دھرم کے علم کلام، انوار فکر اور اس کے اسلوب سیاست میں سے اگر قادیان کے ان مغل زادوں کو نفی کر دیا جائے تو باقی کچھ نہیں بچتا تھا۔ اپنے دور اقتدار کی غالباً تیسری برسی کے جمعہ پر تقریر کرتے ہوئے آنجہانی بشیر الدین محمود نے اپنی جماعت کو ایک نیا عقیدہ ان الفاظ میں عطا فرمایا کہ،

مرزا محمود کا انکار سب کا انکار، ا

جس طرح مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کا انکار تمام انبیاء کا انکار ہے۔ اسی طرح میرا انکار انبیاء بنی اسرائیل کا انکار ہے۔ جنہوں نے میری خبر دی میرا انکار رسول اللہ کا انکار ہے۔ جنہوں نے میری خبر دی۔ میرا انکار شاہ نعمت اللہ ولی کا انکار ہے جنہوں نے میری خبر دی۔ میرا انکار مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کا انکار ہے جنہوں نے میرا نام محمود رکھا اور مجھے موعود بیٹا ٹھہرا کر میری تعیین کی۔

(الفضل قادیان ۲۳ دسمبر ۱۹۱۷ء)

سیدنا حضرت لقمان علیہ السلام کے بارے میں قرآن حکیم میں وارد شدہ ایک آیۃ کریمہ کی تاویل کرتے ہوئے مرزا محمود نے کہا کہ،

ان آیات میں مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) اور ان کے بیٹے (مرزا محمود) کا ذکر ہے۔

الفضل قادیان ۱۲ مارچ ۱۹۳۳ء

مرزا محمود احمد آنجہانی کی پچاس سالہ تگ و دو صرف اور صرف ایک ہی محور کے گرد گھومتی رہی کہ وہ اپنے باپ کی نام نہاد غیر شرعی رسالت اور نبوت کو اپنے ذرائع ابلاغ کے بل بوتے پر مذکورہ بالا محدود دائرے سے باہر نکال کر پوری دنیا کے سامنے ایک صاحب شریعت رسول کی حیثیت سے متعارف کرا سکیں۔ اس منصوبے کے پیش نظر جب قرآن حکیم کی بہت سی آیات خاکش (بدون مرزا غلام احمد قادیانی) کی ذات پر منطبق کرنے کی ایک روش چل نکلی تو خود قادیانی جماعت کے افراد سے یہ مطالبہ اٹھ کھڑا ہوا کہ امت محمدیہ کے کلمہ طیبہ کو منسوخ کر کے ایک جدید "احمدی کلمہ" نافذ کیا جائے چنانچہ منشی ظہیر الدین قادیانی قادیان کے ایک سالانہ اجتماع کی چشم دید رپورٹ قلمبند کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

قادیان کے سالانہ جلسے میں ایک ماڈرن قادیانی کلمہ کے نفاذ کا مطالبہ

"چوتھی بات جو میں نے جلسہ (قادیان) میں دیکھی وہ اختلاف عقائد تھا۔ اور میں حیران رہ گیا کہ بعض (قادیانی) احباب نے،

"لا الٰہ الا اللہ احمد جری اللہ"

کو درست قرار دیتے ہوئے اس (کلمہ) کو بطور احمدی (قادیانی) خلاصے کے تسلیم کرنے کا اقرار کیا۔ بلکہ بعض (قادیانیوں) سے میں نے یہ بھی سنا کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ "محمدی کلمہ" ہے اور احمدی کلمہ "لا الٰہ الا اللہ احمد جری اللہ" ہے بہت سے (قادیانی) احباب میں نے دیکھے جو مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے حق میں صاحب شریعت نبی کہنے سے بھی نہیں جھجکتے تھے۔ بعضوں نے تو حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کے الہام "واتخذوا من مقام ابراھیم مصلّی" سے اس استدلال کو قبول کر لیا کہ اب "احمدیوں (قادیانیوں) کا قبلہ نماز قادیان ہونا چاہیئے"

اس جلسہ (منعقدہ قادیان) میں مجھے ایک بھی فرد قادیان میں ایسا نہیں ملا جو حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کو اسی طرح کا "رسول اللہ" اور "نبی اللہ" نہ مانتا ہو جس طرح کہ خدا کے فرستادے

حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد مصطفیٰ تمام انبیاء تھے ۱۔

مرزا محمود ایک گرگ صفت کا ئیاں انسان تھا اور جانتا تھا کہ کلمہ طیبہ کی تنسیخ تغیر دریا آتش است کا ایک ایسا عذاب ثابت ہوگا جس کے شعلوں سے لپٹنے اور طوفانوں سے الجھنے کا یارا خود ان کے مربی انگریز بہادر میں بھی مفقود تھا چنانچہ اس وقت حاضرین جلسہ کو یہ کہکر خاموش کر دیا گیا کہ،

قادیانی جماعت نے محمدی کلمہ طیبہ کو کیوں برقرار رکھا؟

اگر بفرض محال یہ بات مان بھی لیں کہ کلمہ شریف میں نبی کریم کا اسم مبارک اس لئے رکھا گیا ہے کہ آپ آخری نبی ہیں۔ تو تب بھی کوئی حرج واقع نہیں ہوتا اور ہم (قادیانیوں) کو نئے کلمے کی ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) نبی کریم سے کوئی الگ چیز نہیں ہے جیسا کہ وہ (مرزا قادیانی) خود فرماتا ہے۔ "صار وجودی وجودہ" "نیز" "من فرق بینی و بین المصطفیٰ فما عرفنی و ما رانی" اور یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ یہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور "خاتم النبیین" کو دنیا میں مبعوث کرے گا جیسا کہ آیت "وآخرین منھم" سے ظاہر ہے۔ پس مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) خود محمد رسول اللہ ہے۔ جو اشاعت اسلام کے لئے دنیا میں تشریف لائے اس لئے ہم کو کسی نئے کلمے کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور ہوتا تو ضرورت در پیش آتی ۲۔

مرزا ناصر احمد جب اس مغل گدی پر جلوہ افروز ہوئے تو عالم اسلام یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ افریقہ کی ایک قادیانی عبادت گاہ کی پیشانی پر
لا الہ الا اللہ احمد رسول اللہ کے الفاظ جلی حروف میں منقش تھے۔

افریقہ کی قادیانی جماعت نے اس عبادت گاہ کی جو تصویر خود اپنے سرکاری پرچے میں شائع کی تھی اس تصویر میں یہ الفاظ صاف نظر آرہے تھے
بطل حریت آغا شورش کاشمیری علیہ الرحمہ نے سب سے پہلے کلمہ طیبہ کے بارے میں اس قادیانی منافقت کو ہفت روزہ چٹان میں بے نقاب کیا۔ قادیانی اکابرین نے اپنی قدیم روایت کے مطابق تاویلات کا سہارا لیا۔

لیکن خود قادیانی مشنری کے ہاتھوں سے اتاری گئی عبادت گاہ کی تصویر قادیانی تاویلات کی ایک زندہ تردید تھی۔ اس تصویر کو دیکھنے کے بعد خود قادیانی حضرات پر یہ کیفیت طاری ہو جاتی کہ ع نظر بہ جانب ما کرد و شرمسار شدیم۔

موجودہ صدارتی آرڈیننس کے نفاذ کے بعد مرزا طاہر احمد ایک شرنارتھی کے روپ میں اپنے خاندان سمیت لندن جا پدھارے تو قادیانی مغل زادوں کی یہ گدی ایک ایسے بھاری بھرکم جہاز کی طرح ڈگمگانے اور ہچکولے کھانے لگی جس کا لنگر ٹوٹ چکا ہو۔ حکیم نورالدین بھیروی مغل خاندان کی اس گدی کے ایک غیر مغل مگر معقول ترین وارث گزرے ہیں لیکن ان کے مرنے کے بعد مغل خاندان کی اس پیشوائیت پر اس قسم کا ابتلا نہیں آیا تھا جیسے اس وقت مرزا طاہر احمد کی جان پر بنی ہے کہ اگر یہ ہجرت کے بعد مرزا طاہر احمد آنجہانی ہو جاتا۔ قادیانی اجتماعیت کے لئے ایک سانحہ تھا لیکن قادیانی جماعت کے کسی بھی فرد کی زبان پر اس سانحہ کے باوجود یہ سوال کبھی نہیں آیا کہ "اب قادیانی جماعت کا کیا بنے گا؟ لیکن طاہر احمد کی گریز پا سیاست نے قادیانی مغلوں کی اس گدی پر لرزے کی ایک ایسی کیفیت طاری کر دی ہے جو عبرتناک بھی ہے۔ اور لرزہ خیز بھی۔ نتیجۃً قادیان کے موجودہ آنجہانی یا موعود گدی نشین مرزا وسیم احمد قادیانی سے لے کر ایک عام قادیانی تک کے ذہن میں یہ خوفناک سوال بار بار ابھرتا ہے کہ "اب قادیانی اجتماعیت کی کارپوریشن کا کیا بنے گا؟"

حقائق کا سامنا کرنے کی بجائے بھاگ جانے والی پالیسی کو طاہر احمد نے جس ڈرامائی انداز سے اپنایا ہے۔ اس ڈرامے نے قادیانی فکر کے حوصلے پست کر دیئے ہیں۔ بلکہ سنجیدہ ذہن تو کھل کر یہ تبصرہ کرنے پر مجبور ہو چکا ہے۔ کہ

جوہر طینت آدم ز خمیر دگر است
تو توقع ز گل کوزہ گراں مے داری

یہ تبصرہ جس شدت، اضطراب اور تشویش کے ساتھ پھیل رہا ہے۔ اس کے ثبوت میں ۸۴ء کے اس دن کو میں کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔ جب اسلام لانے کے بعد فیصل آباد کا ایک سابق قادیانی اپنے نوجوان بیٹوں کو سمجھا رہا تھا کہ "دنیا کا کوئی بھی شخص طاہر احمد کا مخالف نہیں ہے۔ لیکن وہ ہمارا کھلا کھلا دشمن ہے۔ اس شقی القلب نے اپنے خاندان سمیت لندن کا ٹکٹ لیتے وقت یہ تک نہ سوچا کہ اپنے اس بزدلانہ اقدام سے صرف تم ہی کو نہیں بلکہ پوری جماعت کو ذبح کر دیا گیا ہے

میرے بیٹو! سوچو کہ قادیان کے ان مغل شہزادوں کی پیشوائیت کو زندہ رکھنے کے لئے ہم نے کیا کچھ نہیں کیا۔

۱: ۱۹۵۳ء میں ہم نے اپنا سب کچھ لٹا دیا۔

۲: ۱۹۷۴ء میں مغل بچوں کی اس گدی کو اپنا خون دے کر ہم نے مضبوط بنایا۔

جب ۱۹۸۴ء میں آرڈیننس نافذ ہوا تو یہ مغل شہزادہ اپنے خاندان سمیت لندن کو فرار ہو گیا آخر کیوں؟ آخر کیوں؟ سابقہ قادیانی و نو مسلم جو سفید شلوار اور سفید قمیض میں ملبوس تھا انتہائی جذباتی ہو گیا۔ اور اپنا ہاتھ پھیلا پھیلا کر کہنے لگا۔

"کیا خداوند تعالیٰ نے صرف اور صرف قادیان کے ان مغل بچوں کے خون ہی کو تقدس بخشا ہے؟ اور ان مغلوں کے تحفظ کی خاطر بہہ جانے والا خون تقدس کے اس معیار پر پورا نہیں اترتا؟ خون تو بہرحال خون ہی ہوتا ہے چاہے وہ کسی غریب کا ہو یا قادیان

کے کسی مغل شہزادے کا۔ سابق قادیانی لیکن موجودہ نومسلم کی اس حقیقت پسندانہ گفتگو نے مجھ پر تفہیم کا ایک نیا دروازہ کھول دیا تاکہ میں قادیانی زعماء کے آئندہ عزائم کو سمجھ سکوں۔ اور ان عزائم کی تکمیل کے لئے افرنگ کے اس خودکاشتہ پودے کی پالیسیوں کا تجزیہ کر سکوں۔

اپنے مضمون کے ابتدائی جملوں میں یہ عرض کر چکا ہوں کہ "مسیح موعود" اور مصلح موعود کی اصطلاح نے مرزا غلام احمد قادیانی کے "ایمیج" Image کو بڑھانے اور ان کے نام نہاد تقدس کا جادو جگانے میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔ اب مجھے یہ بتانا ہے کہ مذکورہ بالا اصطلاحوں کے ذریعہ پیدا کئے جانے والے اس جادو نے مرزا قادیانی کے IMAGE کو قدآور بنا دینے کے ساتھ ساتھ یہ خرابی بھی پیدا کی کہ قادیانی اجتماعیت یا شیرازہ بندی کی قسمت صرف اور صرف مرزا غلام احمد قادیانی کے خاندان کے ساتھ وابستہ ہو کر رہ گئی ____ قادیان میں جنم لینے والی اس فیڈریشن کے ایک ایک فرد نے مصلح موعود مسیح موعود ہے۔ اور مسیح موعود مصلح موعود ہے" کے جذباتی نعرے کو اپنے اعصاب پر اس طرح مسلط کر لیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کی صلبی اولاد سے آگے اس فیڈریشن کو کچھ سجھائی ہی نہیں دیتا تھا مصلح اور مسیح" کے مابین ظاہری فرق کو "موعود" کے لفظی اشتراک نے ایک ایسی تقویت بہم پہنچائی کہ مرزا ناصر احمد تک تو قادیان کے اس مغل گھرانے کا شخصی اقتدار قائم رہا۔ لیکن طاہر احمد کی جگر ڈری اور بزدلانہ سیاست کے بعد قادیانی جماعت کے سامنے یہ سوال پہلی بار ابھرا اور زبان زد عوام ہو گیا کہ اب قادیانی جماعت کا کیا بنے گا؟ وطن عزیز تقسیم کے بعد قادیانی جماعت کا ایک مسلّمہ مرکز تسلیم کیا جاتا ہے۔ لیکن عملاً قادیانیت پاکستان کے دو صوبوں (سرحد اور بلوچستان) میں مذہب کم اور سیاسی حیثیت رکھتی ہے صوبہ پنجاب ربوہ اس کا مرکزی شہر

صوبہ کہلانے کا مستحق بنا لینے کے بعد اس مرتبہ جماعت کی توڑ مکمل کرنے کو دیتے ہیں۔ سو نئے مرزا طاہر احمد نے پاکستان میں بسنے والی قادیانی جماعت کے اندر ایک نئی روح پھونکنے کے لئے صوبہ سندھ کو منتخب کیا۔ یہی وجہ ہے کہ سندھ کا ضلع تھرپارکر اپریل ۱۹۸۵ء سے قادیانی سول نافرمانی کی زد میں ہے۔ اس ضلع کے قادیانی نوجوان گرفتاریاں پیش کرنے اور پھر ضمانت پر رہا ہونے کے باوجود کلمہ طیبہ کے اسٹکرز اتار دینے پر آمادہ نہیں۔ اور نہ ہی اپنے آپ کو مسلمان کہلانے کے بارے میں ان کے رویے کے اندر کوئی فرق نظر آتا ہے۔ سول نافرمانی کی اس تحریک کی ابتداء سے اختتامی مراحل تک قادیانی قیادت نے ہمیشہ اپنے آپ کو روپوش رکھا مثلاً

ضلع تھرپارکر کی قادیانی جماعت کے امیر ڈاکٹر صدیقی صاحب نوجوانوں کو میدان میں لا کر خود مرزا طاہر احمد کی سنت پر عمل پیرا ہے یعنی کراچی میں عزلت نشینی اختیار کر لی۔ ٹالی شہر کے منور احمد ولد غلام حیدر اور صبا احمد ولد صلاح الدین قادیانی زعماء روپوش رہے اور آج کل کھلے عام پھرتے ہیں۔ لیکن انتظامیہ شاید کسی مصلحت کی پیش نظر انہیں گرفتار کرنے سے چشم پوشی سے کام لے رہی ہے۔ تھرپارکر میں قادیانیوں کی حالیہ سول نافرمانی کی تحریک کو سمجھنے سے قبل اس ضلع کے حالات سے واقف ہونا ضروری ہے۔

تھرپارکر سندھ کا وہ مجموعہ روزگار ضلع ہے جس کی ساڑھے تین تحصیلوں کے باشندے آج بھی اشوک مہاراج کے پراچین بھارت کے قرون مظلمہ میں بستے ہیں۔ مقامی ہندو یہاں کی سیاست معیشت اور تعلیم پر چھایا ہوا ہے۔ اسی ضلع کی تحصیل عمرکوٹ کے تقریباً سات ریلوے اسٹیشنوں کے اردگرد ہزارہا ایکڑ پر مشتمل قادیانی ریاستیں قائم ہیں۔ محمود آباد اسٹیٹ، احمد آباد اسٹیٹ، محمد آباد اسٹیٹ، طاہر آباد اسٹیٹ، نصیر آباد اسٹیٹ، ناصر آباد اسٹیٹ، خلیل آباد اسٹیٹ، تحریک جدید نگر وغیرہ مذکورہ بالا قادیانی ریاستوں کا مسلمان کسان غلامی کی زندگی بسر کرتا ہے۔ ان غریب مسلمانوں کو قادیانی ریاستوں میں مسجدیں تعمیر کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ ایک معمولی سی لغزش پر انہیں سینکڑوں روپے جرمانہ ادا کرنا پڑتا ہے غالباً اسکندر مرزا کے دور حکومت میں سادات خاندان کا ایک قبرستان ٹریکٹر کے ذریعہ مسمار کر دیا گیا تھا تاکہ اس اراضی کو زیر کاشت لایا جا سکے۔

۱۹۷۶ء میں مائی بختاور کو دن دیہاڑے گولیوں کا نشانہ بنا دیا گیا۔ ۱۹۷۴ء کی آئینی ترمیم کے چند روز بعد ڈاکٹر عبدالرشید قادیانی نے قرآن کریم کو نذر آتش کر کے کوڑے کرکٹ میں ڈال دیا۔ چند ایک جلے ہوئے اوراق پر جب مسلمان طلباء کی نظر پڑی تو وہ مشتعل ہو گئے۔ جلوس نکالا تو ڈاکٹر موصوف نے فائرنگ شروع کر دی بہت سے طلباء زخمی ہو گئے ڈاکٹر عبدالرشید قادیانی کی فائرنگ سے ایک قادیانی ہلاک ہو گیا۔ قادیانی راستوں سے اسلحہ کی ایک بھری ہوئی گاڑی پہنچ گئی۔ خدا کا شکر ہے کہ وہ دیر سے پہنچی ورنہ کنری شہر کا نقشہ ہی آج دوسرا ہوتا۔ اس وقت کی انتظامیہ کے سربراہ مسٹر ماما لائی نے کھل کر قادیانیوں کا ساتھ دیا۔

شہر کے ایک چوک میں امن کی اپیل کرنے کا ان کا انداز بالکل ہی انوکھا اور نرالا تھا۔ موصوف نے امن کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کون کہتا ہے قادیانی کافر ہیں؟ وہ ہم سے بہتر مسلمان ہیں پھر انہوں نے جماعت اسلامی کو امن دشمن قرار دیتے ہوئے ایسے ایسے انکشافات فرمائے کہ سامعین کو انتظامیہ کے سربراہ کی تقریر اور کسی سیاسی پارٹی کے لیڈر کی تقریر میں فرق کرنا دشوار ہو گیا۔ ۱۹۷۴ء کی آئینی ترمیم کے بعد اورنگ زیب نامی ایک نوجوان کو تبلیغ کی جانے لگی۔ جب نتیجہ صفر رہا اور وہ ان قادیانی چودھریوں کی اندرون خانہ زندگی کا واقف بن گیا تو ستائیس رمضان المبارک کو نماز مغرب کے بعد ایک

منظم منصوبے کے تحت اسے بلوایا گیا جب وہ قادیانی عبادت گاہ کے قریب پہنچا تو اچانک عبادت گاہ اور قادیانی کاٹن فیکٹری کی بجلی بند ہو گئی۔ اورنگ زیب کو مضبوطی سے قابو کر لیا گیا۔ اور پھر ایک تیز دھار آلہ اس کی چھاتی کے اندر اس وقت تک پیوست رہا جب تک کہ اورنگ زیب کے جسم میں زندگی کی رمق باقی تھی پھر اس کی لاش کو اس کے گھر کے سامنے رکھ کر اس کی والدہ کو مطلع کیا گیا کہ ہم نے جو کچھ کرنا تھا کر دیا اب یہ جانے اور اس کا بہشت جانے خود قادیانی الفاظ کے مطابق" اورنگ زیب ان سے بہشت مانگتا تھا لہٰذا اس کا مطالبہ پورا کر دیا گیا" عبدالمالک نامی قادیانی، ریاستوں کا ایک کسان تھا جو کہ نارووال ضلع سیالکوٹ کا باشندہ ہے۔

برسہا برس تک قادیانی جاگیرداری کا سینہ چیر کر ان سے حاصل ہونے والی فصل قادیانی چوہدریوں کے حوالے کرتا رہا۔ جب اس نے قادیانی جماعت کی رکنیت کا فارم پر کرنے سے انکار کر دیا تو اس کی بیوی کو دن دھاڑے اغوا کر لیا گیا۔ آج اس سانحے کو دو سال بیت چکے ہیں صدر مملکت سے مارشل لاء حکام تک انصاف کی اپیل کی گئی قومی اخبارات نے اس کی تصویریں شائع کیں کراچی سے خیبر تک اس ظلم کے خلاف آواز اٹھائی گئی۔ لیکن انصاف کی گھڑیوں نے قلق تپش کی ایک الم ناک صورت اختیار کر رکھی ہے

موت ہے اک انتظار اور انتظار دائمی
کس قدر معصوم دھوکا دل لبھانے کیلئے

کنری شہر کے امیر تنظیم اسلامی جناب سردار محمد نے خود راقم الحروف سے بیان کیا کہ قادیانی جاگیردار اس مظلوم خاتون کو آج تک چار مختلف مقامات پر فروخت کر کے اپنی رقم کھری کر چکے ہیں اور اب وہ مظلوم ایک ایسے مقام پر پہنچ چکی ہے کہ ست

در جستجوئے مانہ کشی زحمت سراغ
جائے رسیدہ ایم کہ عنقا نمے رسد

قادیانیوں کی لندن کانفرنس میں تھرپارکر کے قادیانی زعماء بھی شریک ہوئے۔ تو مرزا طاہر احمد نے صوبہ سندھ کی قادیانی تنظیم کے نام حسب ذیل ہدایات جاری کیں۔

اولؔ یہ کہ سندھ کے حسب ذیل روحانی پیشواؤں کو قتل کر دیا جائے۔

۱۔ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سجادہ نشین بیر شریف۔

۲۔ حضرت مولانا احمد میاں حمادی رکن مرکزی مجلس شوریٰ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

۳۔ حضرت مولانا محمد مراد صاحب مہتمم جامعہ حمادیہ مسجد منزل گاہ سکھر ثانیاً یہ کہ صوبہ سندھ کے اندر قادیانی مسلک کی تبلیغ پر سر توڑ کوشش کی جائے۔

ثالثاً یہ کہ تھرپارکر ضلع میں کلمہ طیبہ کے نام پر سول نافرمانی شروع کی جائے۔

قادیانی جماعت کے زعماء جب لندن کانفرنس سے واپس آئے تو انہوں نے مرزا طاہر احمد کی ہدایات پر عمل شروع کر دیا۔ مرزا طاہر احمد کی اول الذکر ہدایت پر حضرت حمادی دامت برکاتہم مسجد منزل گاہ سکھر کے عنوان سے بہت کچھ منظر عام پر لا چکے ہیں ثانی الذکر ہدایت کے مطابق حیدرآباد کے معروف قادیانی ڈاکٹر عقیل بن عبدالقادر نے اپنی تبلیغی سرگرمیوں کے علاوہ تھرپارکر میں کلمہ طیبہ کے نام پر چلائی گئی سول نافرمانی میں گرفتار قادیانیوں کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیا تھا۔ تھرپارکر ضلع سے جو قادیانی گرفتار ہو کر حیدرآباد سنٹرل جیل میں لائے جاتے ان سب کا کھانا اور دیگر لوازمات ڈاکٹر عقیل بن عبدالقادر کے گھر سے مہیا ہوتا تھا۔ ڈاکٹر موصوف کی انہی اشتعال انگیز حرکات کی بنا پر کسی نامعلوم شخص نے تیز دھار آلے سے ان پر حملہ کر دیا اور وہ رب قادیان کو پیارے ہو گئے۔ لیکن حیدرآباد کی قادیانی جماعت نے اپنی فسٹ رپورٹ میں سندھ کے تین معروف علماء دین کے نام درج کرائے۔

۱۔ پیر طریقت حضرت مولانا عبدالکریم صاحب آف بیر شریف۔

۲۔ حضرت مولانا عبدالحق صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ مفتاح العلوم گھاس مارکیٹ حیدرآباد۔

۳۔ حضرت مولانا نذیر احمد صاحب مرکزی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان حیدرآباد۔ میرپور خاص میں جان محمد ولد محمد عبداللہ زرداری کو پہلے پستول کی فائرنگ اور اس کے بعد لوہے کے سریے مار مار کر شہید کر دیا گیا واقعات کے مطابق ختم نبوت کا یہ شہید محافظ قادیانی تبلیغ سے متاثر نہ ہو سکا ایک اور تلخ کلامی ہو گئی تو قادیانیوں نے اسے شہید کر دیا۔ دو قادیانی قاتل گرفتار ہو چکے ہیں لیکن ایک کالج کا قادیانی اسٹوڈنٹ تاحال روپوش ہے۔ اب آئیے مرزا طاہر احمد کی تیسری ہدایت کی طرف یعنی قادیانیت کے بھگوڑے مغل شہزادے کی اس تفصیل کہ تھرپارکر میں کلمہ طیبہ کے نام پر" سول نافرمانی" شروع کرائی جائے۔

اس منصوبے کی راہ ہموار کرنے کے لئے سب سے پہلے قادیانی جماعت کے مسلم مشاہیر کی ایک فہرست مرتب کی گئی پھر انہیں مظلومیت کی ایک خود ساختہ داستان کے درد بھرے خطوط ارسال کرنا شروع کر دیئے۔ ان خطوط میں وہ اپنے آپ کو مسلمان، ظاہر کرتے تھے۔ پھر دوسری ڈاک میں تجریدی آرٹ کے بانی مسٹر حنیف رامے کے بیان کی فوٹو اسٹیٹ کاپیاں بھیجنا شروع کر دیں۔ ٹاہلی شہر کے قادیانیوں نے اس بیان کی فوٹو اسٹیٹ کاپیاں اپنی دکانوں پر چسپاں کر دیں۔ مقامی انتظامیہ خاموش رہی قادیانی دلیر ہو گئے۔ اب مسلمانوں کے گھروں میں اور ان کی دکانوں کے اندر پمفلٹ پھینکنے کی مہم چل نکلی۔ انتظامیہ نے قادیانیوں کی اس حرکت کو بھی ایک معمولی واقعہ قرار دیا تو قادیانیوں کے حوصلے اور بڑھ گئے۔ اب ان منکرین ختم نبوت نے اپنے کرتوں پر کلمہ طیبہ کے اسٹیکرز سجا لئے اور بازاروں میں گھومنا شروع کر دیا۔ جب انتظامیہ نے اس پر

بھی اپنی آنکھیں بند کر لیں تو قادیانی نوجوان مسلمانوں کو اشتعال دلانے کے لیے سلام کرنے لگے مسلمانوں کو اشتعال دلانے کے لئے اطفال الاحمدیہ اور خدام الاحمدیہ کی یہ ٹولیاں قادیانی ریاستوں سے گروپوں کی شکل میں کنری شہر کے اندر درآمد کی جاتیں۔ مقامی مجلس تحفظ ختم نبوت نے حالات پر کنٹرول کرنے کے لئے دانائی اور حکمت سے کام لیا۔ وگرنہ حالات دگرگوں ہو جاتے۔ البتہ درخواستوں اور ٹیلیگرامز کے ذریعہ قادیانی تنظیم کی اس دیدہ دلیری کی مذمت کی گئی عمرکوٹ کے سب ڈویژنل مجسٹریٹ اور تحصیلدار صاحب کنری شہر میں تشریف لائے تو مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائدین نے ان کے سامنے شہر کی صورت حال پیش کی۔ قادیانی اکابرین نے تسلیم کیا کہ ان کے نوجوان کلمہ طیبہ کے اسٹیکرز اپنے سینوں پر لگاتے ہیں۔ اس پر انہیں تنبیہ کی گئی کہ وہ آرڈیننس کی پابندی کریں۔ قادیانی زعماء نے اس پابندی کا وعدہ کیا۔ لیکن مذکورہ بالا حکام جب چلے گئے تو قادیانی نوجوانوں نے طوفان شیطان اللہ نگہبان کا ایک بدترین ماحول دوبارہ پیدا کر دیا۔ اپنے کرتوں پر کلمہ طیبہ ٹانک کر ٹولیوں کی شکل میں عام شاہراہوں پر نکل آئے اور مسلمان نمازیوں پر فقرے بازی شروع کر دی کلمہ طیبہ کے اسٹیکرز دکھا دکھا کر ہر راہ گیر کو طنز و تضحیک کا نشانہ بنایا جاتا۔ جناب ڈی سی تھرپارکر کو آگاہ کیا گیا۔ ایک ہفتے میں ضلع کے حکام کو دوسری دفعہ کنری شہر کا دورہ کرنا پڑا۔ ضلعی حکام نے دوبارہ قادیانیوں کو بلایا آرڈیننس کی پابندی کے بارے میں جب گفتگو شروع ہوئی تو قادیانی لیڈروں نے دوٹوک الفاظ میں جواب دیا کہ حکومت پاکستان اور صدر مملکت کے نافذ کردہ موجودہ آرڈیننس کو ہم قطعاً تسلیم نہیں کرتے ہم مارشل لاء اور صدر ضیاء الحق کے آرڈیننس کے خلاف سول نافرمانی کی تحریک چلائیں گے راقم الحروف کی ثقہ معلومات کے مطابق قادیانی زعماء نے یہ الٹی میٹم جناب تحصیلدار عمرکوٹ، جناب اسسٹنٹ کمشنر نارا ویلی عمرکوٹ اور ایس ایچ او کنری کے سامنے کھلم کھلا دیا سول نافرمانی کا پروگرام کچھ اس طرح تھا کہ سب سے پہلے قادیانی عورتیں گرفتاریاں دیں گی پھر خدام الاحمدیہ کے نوجوان اور اس کے بعد انصار اللہ کے اراکین اپنے آپ کو سول نافرمانی کے لیے پیش کریں گے۔ کسی نہ کسی طریقے سے یہ منصوبہ ظاہر ہو گیا۔ کنری شہر میں لیڈی پولیس تعینات کر دی گئی مقامی انتظامیہ کے تعاون کے لئے ضلع کے مرکزی شہر سے انتظامیہ کی مزید کمک پہنچا دی گئی۔ غالباً چوبیس اپریل کو الحمرا جنرل اسٹور پر خریداری کے لیے محمد ابراہیم نامی ایک مسلمان پہنچا تو قادیانی نوجوانوں کی ٹولی کلمہ طیبہ کے اسٹیکرز لگا کر حکومت اور وطن عزیز کے خلاف یاوہ گوئی [illegible] مصروف تھے محمد ابراہیم موصوف نے تھانے میں رپورٹ درج کرا دی اور قادیانی گرفتار کر لئے گئے۔ جناب گل حسن لاڈک ایس او کنری جب اپنی سپاہ سمیت شہر کے گشت کو نکلے تو ایک اور قادیانی طائفہ بھی اسی عالم میں نمودار ہوا انہیں بھی حراست میں لے لیا گیا وطن عزیز کے خلاف یاوہ گوئی کرنے والے جن قادیانیوں کو الحمرا جنرل اسٹور سے گرفتار کیا گیا ان کے نام یہ ہیں۔

محمد رفیق قادیانی، عبدالشکور قادیانی، خالد محمود قادیانی اور عبدالحلیم قادیانی گشت کے دوران میں زیر حراست لیے جانے والے قادیانی حسب ذیل تھے۔

وسیم احمد قادیانی، حفیظ احمد قادیانی، اسد اللہ قادیانی، ظہیر احمد قادیانی انتظامیہ کے سربراہ نے جب ان قادیانیوں سے کلمہ طیبہ کے اسٹیکرز اتارنے کے لئے کہا تو مذکورہ بالا قادیانیوں کا جواب تھا کہ "ہم (قادیانی) مسلمان ہیں۔ پاکستان کے آئین اور صدر مملکت کے جاری کردہ آرڈیننس کو ہم (قادیانی) تسلیم نہیں کرتے، مارشل لاء اور سول قانون کی ہم مخالفت کرتے رہیں گے۔ مجسٹریٹ کی موجودگی میں تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸ کے تحت ان قادیانیوں کا چالان کیا گیا۔ تقریباً ایک درجن قادیانی نوجوانوں کو غالباً ۱۶-M-P-O کے تحت گرفتار کیا گیا۔ ان سربراہوں میں سے مرزا احمد ولد غلام حیدر قادیانی اور سہیل احمد ولد صلاح الدین قادیانی روپوش رہے۔ یہ جملہ قادیانی آجکل ضمانت پر رہا ہیں۔ تھرپارکر کی قادیانی جماعت کی اس نام نہاد کلمہ تحریک کی حمایت میں کچھ سیاسی قائدین نے عدول تسکین نما اخباری بیانات جاری کئے مادام ڈاکٹر حمیدہ کھوڑو نے ارشاد فرمایا کہ کلمہ طیبہ کے بیج لگانے کے الزام میں احمدیوں (قادیانیوں) کی گرفتاری انتہائی غیر معقول اور ناعاقبت اندیشانہ رویہ ہے۔

خواجہ خیرالدین صاحب نے گوہر افشانی فرمائی کہ سندھ میں مذہبی نفرت اور تعصبات کو ہوا دینا ہماری فطرت کے لئے اجنبی ہے۔ حالیہ (قادیانی) گرفتاریوں سے حکومت ایک فریق بن کر رہ گئی ہے۔ بلکہ وہ اس کا ایک محرک بھی ہے۔

سندھ صوبائی کی رکن گلزار اختر صاحبہ نے بھی قادیانیوں کے خلاف دائر کردہ تمام مقدمات واپس لینے کی پرزور اپیل کی سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کے چھ ریٹائرڈ جسٹس حضرات نے بھی قادیانی جماعت کے طریق عبادت اور کلمہ طیبہ پر عائد کردہ پابندی کی پرزور مذمت کی۔ ان کے بیان کے مطابق قادیانی جماعت پر عائد کردہ یہ پابندی پاکستان کے شہریوں کی مسلم آزادی کے قانون کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے۔

مذکورہ بالا ریٹائرڈ جسٹس حضرات کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں۔

مسٹر فخرالدین جی ابراہیم، مسٹر محمد علی سعید سابق جسٹس پاکستان سپریم کورٹ۔ مسٹر فضل غنی خان اور مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے سابق جسٹس حضرات علاوہ ازیں۔

جناب عبدالحفیظ میمن، جناب اے کے ہالیپوٹو اور جناب جی ایم شاہ سابق جسٹس سندھ ہائی کورٹ

کلمہ طیبہ کے نام پر سندھ میں حالیہ قادیانی سول نافرمانی اگرچہ سرد پڑ چکی ہے۔ حالات پر امن ہیں اس کے باوجود قادیانیت نواز پالیسی پر مبنی سیاسی راہنماؤں کے بیانات نے سینکڑوں سوالات اور ہزاروں اندیشے پیدا کر دیئے ہیں۔ ایک مختصر سے مقالے میں ان سب کا تفصیلی جائزہ لینا مشکل ہے۔ اس لئے ہم اپنے آپ کو صرف انہی سوالات تک محدود رکھتے ہیں۔

۱۔ قادیانی حضرات کی اس سول نافرمانی کو روکنے کے لئے مستقبل میں کیا تدابیر ہونی چاہئیں؟

۲۔ انتخابی فہرستوں کے اندر اپنے رائے دہندگان کے اندراج سے قادیانی بائیکاٹ کی پالیسی کے بعد پاکستان میں ان کی شہریت کی صورت گری قواعد و ضوابط کے کن خطوط پر مبنی ہوگی؟۔

راقم الحروف کی معلومات کے مطابق مرزا طاہر احمد کی بھگوڑی سیاست نے قادیان کی اس مغل گدی کے اندر اچھی خاصی دراڑیں ڈال دی ہیں۔ قادیانیوں کی نئی نسل کے اندر مرزا طاہر احمد کی عقیدت کا شیشہ چکنا چور ہو چکا ہے۔ بطور ثبوت حال ہی میں تھرپارکر کی قادیانی ریاست محمود آباد میں مرزا غلام احمد کے پوتے میاں مبارک احمد کے بنگلے سے ہزاروں روپے کی مالیت کا سامان مسعود احمد ولد ڈاکٹر محمود احمد اور ناصر احمد ولد منشی قمر احمد دو قادیانی نوجوان دن دیہاڑے چوری کر کے لے گئے مغل شہزادوں کی بدنامی کے باعث یہ مقدمہ تھانے میں درج کرانے کی بجائے خدام الاحمدیہ تنظیم کے افراد مذکورہ بالا افراد کو مسروقہ مال سمیت کراچی سے پکڑ کر لے آئے۔

مرزا طاہر احمد بھی اچھی طرح سمجھتا ہے کہ اس کی بھگوڑی سیاست نے خود اس کے دادا کی نام نہاد مہدویت و مسیحیت کا بھرم بھی ختم ہو کر رہ گیا ہے لہٰذا پاکستان کے اندر بسنے والے قادیانی کے اندر نئی روح پھونکنے کے لئے کوئی تحریک صرف "کلمہ طیبہ" ہی کے عنوان سے شروع کی جا سکتی ہے۔ اور وہ اس میں کامیاب ہو گئے۔ ہم آج بھی مرزا طاہر احمد کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ اپنے دادا کے نام پر سول نافرمانی کی کوئی تحریک چلا کر دکھائیں انہیں خود بخود معلوم ہو جائے گا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے نام پر کتنے قادیانی اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر میدان میں آ سکتے ہیں۔

اس لئے علماء امت اور ملت اسلامیہ کے دانشور طبقے سے ہم اپیل کریں گے کہ وہ کلمہ طیبہ کا حقیقی مفہوم اور اس بارے میں قادیانی عقیدے کا منافقانہ مفہوم خود انہی کی کتب سے عوام کے سامنے پیش کریں۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی سیرۃ کی مستند کتاب "سیرۃ المہدی" کے تینوں حصے آزادی کے بعد غائب کر دیئے گئے ہیں راقم الحروف کی معلومات کے مطابق یہ تینوں جلدیں مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت کی لائبریری میں موجود ہیں۔ انہیں طبع کرانے کے بعد مناسب داموں پر عوام کے ہاتھوں میں پہنچانے کی بھرپور مہم چلائی جائے اس جدوجہد کا نتیجہ سود مند رہے گا۔ عوام الناس، محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت اور مرزا قادیانی کی سیرۃ میں ایک واضح فرق خود بخود محسوس کر لیں گے۔ مرزا طاہر احمد کے منصوبے دھرے کے دھرے رہ جائیں گے۔

جن سیاست دانوں نے قادیانیت کی حمایت میں بیانات دیئے ہیں ان کے خلاف بائیکاٹ کی ایسی بھرپور مہم چلائی جائے کہ وہ اپنی پارٹی سمیت عوام کا سامنا کرنے کی اخلاقی جرأت نہ کر سکیں۔

۲۔ انتخابی فہرستوں کے بارے میں قادیانی، بائیکاٹ کو ہائی کورٹ اور پھر سپریم کورٹ میں چیلنج کیا جائے۔ تاکہ قادیانیوں کی پاکستانی شہریت کے جواز اور عدم جواز کا فیصلہ حاصل کیا جا سکے۔

ان اقدام کے بغیر بہترین کی تمنا سے کہیں زیادہ ہمیں بدترین کے لئے تیار رہنا چاہیے۔

نمبر۱، کتاب المہدی $\frac{۲۷}{۲۷}$ مرتبہ حکیم محمد حسین لاہوری قادیانی۔

نمبر۲، کتاب کلمۃ الفصل مصنفہ مرزا بشیر احمد ایم اے منقولہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز صفحہ ۱۵ شمارہ ۳ جلد ۱۴

بقیہ۔ ایک جھوٹی پیشگوئی

بقول مرزا صاحب "ممکن نہیں کہ خدا کی پیشگوئی میں کچھ تخلف ہو" چشمہ معرفت ص۸۳۔

لہٰذا ہم بلکہ ہر دانا انسان یہ کہنے میں حق بجانب ہے کہ جس شخص مدعی الہام کی کوئی بھی پیشگوئی غلط ثابت ہو جائے وہ خدا کا ملہم اور مخاطب نہیں۔ بلکہ مفتری علی اللہ ہے۔ کیونکہ "ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشگوئیاں ٹل جائیں" کشتی نوح ص۵ مصنفہ مرزا صاحب "کسی انسان کا خاص کر مدعی الہام کا اپنی پیشگوئی میں جھوٹا نکلنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے" تریاق القلوب طبع اول ص۱۷۔

"تورات اور قرآن نے بڑا ثبوت نبوت کا صرف پیشگوئیوں کو قرار دیا ہے" ... "ہمارا صدق یا کذب جانچنے کو ہماری پیشگوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں" آئینہ کمالات طبع اول ص۲۸۸، طبع دوم ص۲۳۲۔

ان حوالہ جات کی روشنی میں اگر مرزا صاحب کو پرکھا جائے تو صاف صراحتاً جھوٹے ثابت ہو رہے ہیں اور بقول خود اصحاب فیل کی طرح نابود اور تباہ و برباد ہو گئے مرزا صاحب بمقابلہ ڈاکٹر صاحب کاذب اور شریر ثابت ہوئے کسی نے خوب کہا ہے۔

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر
کذب میں سچا تھا پہلے مر گیا

شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات

مولانا منظور احمد شاہ آسی صاحب مانسہرہ

دنیا کے نقشہ پر دو ملک ایسے ہیں جو کہ نظریہ کے تحت معرض وجود میں آئے ہیں ایک تو پاکستان ہے۔ جو اسلام کے نام پر ۱۹۴۷ء میں بے پناہ قربانیوں کے بعد قائم ہوا دوسرا اسرائیل جو یہودیت کے نام پر سامراجی طاقتوں کے تعاون اور قادیانیوں کی امداد سے عالم عرب کے اندر ایک ناسور کی شکل میں نمودار ہوا اور آج بھی امریکی سامراج اور دوسری یورپین اقوام کے تعاون سے دن بدن مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا آرہا ہے اگر امریکہ اسلحہ کے انبار دے رہا ہے۔ تو دوسری طرف روس افرادی قوت سے اسرائیل کی مدد میں کوشاں ہے۔ یہ بات تو طرفۃً اللباب تھی آمدم برسر مطلب!

پاکستان اسلام کے نام پر بنایا گیا تھا۔ اس کی گونج آج بھی سنائی دے رہی ہے۔ پاکستان کا مطلب کیا لا الٰہ الا اللہ لیکن بدقسمتی سے اقتدار ایسے لوگوں کے ہاتھ میں آیا جنہوں نے نام تو اسلام کا لیا لیکن عملاً اسلام کے لئے کچھ بھی نہ کیا سوائے اس کے کہ ان کے اقتدار کو طوالت حاصل ہو جائے۔ اور پھر جس گروہ نے بھی اسلام کے خلاف ہرزہ سرائی کی، تو ارباب اقتدار نے اس کا قطعاً نوٹس نہ لیا۔ ایک طرف قادیانیت نے تمام کلیدی عہدوں پر قبضہ جمالیا۔ تو دوسری طرف کمیونزم، سوشلزم، یہودیت، عیسائیت، پرویزیت نے اسلام کے خلاف محاذ بنا لیا۔ پھر قادیانی تو باقاعدہ حکومت کا خواب دیکھتے رہے، اور بلوچستان کو احمدی صوبہ بنانے کے لئے تگ و دو میں مصروف رہے۔

آنجہانی مرزا البشیر الدین محمود، اور آنجہانی مرزا ناصر احمد تو باقاعدہ پیش گوئیاں کرتے رہے کہ اب ہماری حکومت قائم ہونے کو ہے اور قادیانی بڑی ڈھٹائی سے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف لٹریچر چھاپتے رہے۔ لیکن قادیانیت کے خلاف لکھنا، پڑھنا بولنا، بلکہ سوچنا تک گناہ کبیرہ تک تصور کیا جاتا تھا اس طرح ذکری ٹولہ جس نے کوہ مراد بلوچستان میں باقاعدہ کعبہ بنایا ہوا ہے اور ہر سال ۲۷ رمضان کو وہاں حج کیا جاتا ہے اس طرح تمام غیر اسلامی، طاقتیں تو اس ملک میں مصروف ہیں ان کا کوئی نوٹس نہ لیا گیا اور اگر علماء حق ان کا تعاقب کرتے ہیں تو نظر بندی، زبانبندی، ضلع بدری، کے احکام جاری کر دیئے جاتے ہیں اور کہیں پابند سلاسل و زنداں کر دیئے جاتے ہیں بقول شاعر ؎

ہے اہل دل کے لیے یہ نظم بست و کشاد
کہ سنگ و خشت مقید ہیں سگ آزاد

جو ہوا اس کا خمیازہ تو ہم نے بھگت لیا ہے۔ اور کچھ بھگتنا ہے میں ماہنامہ بینات کے حوالے سے ایک واقعہ تحریر کر رہا ہوں جو عوام اور حکومت دونوں کے لئے سبق آموز اور عبرت انگیز بھی ہے چنانچہ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ بینات مئی ۱۹۷۲ء میں تحریر فرماتے ہیں۔ کچھ دن ہوئے لاہور سے ایک صاحب کا گرامی نامہ موصول ہوا جس میں انہوں نے تحریر فرمایا ہے.....

.....السلام علیکم و رحمۃ اللہ ۹-۱۰ جنوری ۱۹۷۲ء کی درمیانی شب کو میں نے ایک خواب دیکھا جس کی کاپی جناب کو روانہ کر رہا ہوں اس خواب میں، میں نے کچھ علماء کو جناب نبی علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھے دیکھا ہے۔

پچھلے سے پچھلے رمضان المبارک کو ایک خواب دیکھا تھا جس میں دیکھا تھا کہ چاند اپنی پوری گولائی کے ساتھ موجود ہے۔ اس پر مشرقی پاکستان کا نقشہ بنا ہوا ہے مشرقی پاکستان کے نقشے پر یہ حروف لکھے ہوئے ہیں۔ "تُهلكُ الارض واهلها"

یعنی اس زمین کو اور یہاں کے رہنے والوں کو ہلاک کر دیں گے اب اس خواب کے بعد جو یہاں نقل کیا جا رہا ہے طبیعت خاصی پریشان ہوئی۔ سوچتا ہوں کہ اس پیغام کا حق کیسے ادا ہو۔ امید ہے آپ تسلی بخش جواب دیں گے۔ اس خواب میں، میں نے دیکھا کہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایک مکان میں مشرق کی جانب رخ کئے ہوئے ایک ممبر پر تشریف فرما ہیں۔ میں آپ کے بائیں جانب کھڑا ہوں اور ایک دبلے پتلے گورے چٹے بزرگ آپ کے دائیں جانب کھڑے ہیں علماء کا ایک گروہ بھی حاضر خدمت ہے۔ ایک عالم دین کھڑے ہو کر پاکستان کے حالات رسول اللہ صلی اللہ کی خدمت

میں بیان کر رہے ہیں اور واقعات سناتے ہوئے جب وہ یہ کہتے ہیں، "پھر یار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہندوستان کی فوجیں فاتحانہ انداز سے ہمارے ملک میں داخل ہو گئیں" تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے داہنے دست مبارک کی انگلیوں سے اپنی پیشانی تھام لیتے ہیں اور آپ کی آنکھوں سے لگا تار آنسو بہنے لگتے ہیں۔ یہ دیکھ کر تمام محفل پر گریہ طاری ہو جاتا ہے اور بعض حضرات تو چیخیں مار مار کر رونے لگتے ہیں کچھ دیر بعد آپ علماء کی جماعت کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرماتے ہیں۔ "اس حادثہ عظیم پر ملائکہ بھی غمزدہ ہیں مگر انہیں تمہارے اعمال کی بدولت تمہاری مدد کے لئے نہیں بھیجا گیا" اور پھر آپؐ کا چہرہ انور سرخ ہو گیا آپ فرماتے ہیں کہ "تمہیں معلوم ہے تمہاری مملکت ہی میں میری نبوت کا مذاق اڑایا گیا میرے صحابہؓ کو گالیاں دی گئیں اور میری سنت کی تضحیک اور اہانت کی گئی"

اس کے بعد آپ نے فرمایا "اے جماعت علماء امت کو میرا یہ پیغام پہنچا دو کہ جب تک حکام عیاشی ظلم اور تکبر کو نہیں چھوڑیں گے۔ اغنیاء جب تک بخل حق تلفی، اور بے حیائی نہیں ترک کریں گے۔ علماء جب تک کتمان حق، حرص دنیا، اور ریاکاری اور خود نمائی سے باز نہیں آئیں گے۔ عورتیں جب تک ناچ رنگ، فحش گانے، شوہروں کی نافرمانی اور عریانی اور بے پردگی نہیں چھوڑیں گی۔ پوری قوم جب تک جھوٹی گواہی، غیبت زنا، لواطت، شراب نوشی، سود خوری اور اعمال شرک سے توبہ نہیں کرے گی خوب یاد رکھو اس وقت عذاب الٰہی سے نہیں بچ سکتی"۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم مجھے ان باتوں کے ترک کر دینے کی ضمانت دو۔ میں تمہیں دنیا و آخرت کی بھلائی کی ضمانت اور دشمن پر غلبے کی بشارت دیتا ہوں لیکن اگر تم اب بھی ایسا کرنے کے لئے تیار نہ ہو تو خوب یاد رکھو عنقریب ایک سخت ترین عذاب بصورت نفاق آنے والا ہے۔ جس سے تمہیں سوا خدا کے اور کوئی نہیں بچا سکتا" اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی!"

واتقوا فتنۃ لا تصیبن الذین ظلموا منکم خاصۃ واعلموا ان اللہ شدید العقاب ہ (الانفال)

فتنہ مرزائیت کا تعاقب مسلمانوں کا اہم فریضہ ہے

محمد عثمان الوری

اسلام دنیا کا عالمگیر مذہب ہے جس میں ہر دور کی ضرورت اور جملہ معاملات سے متعلق مسائل کا حل موجود ہے۔ کیونکہ ختم نبوت کے اعلان کیساتھ دین کی تکمیل کا اعلان بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور قرآن حکیم کی حفاظت کیساتھ ختم نبوت کے تحفظ کی ذمہ داری اپنے ذمہ لی ہے آج دنیا بھر میں قرآن و سنت کے ذریعہ دین اسلام اپنی اصلی حالت میں موجود ہے جس سے پورا عالم مستفید ہو رہا ہے قرآن کریم کا تحفظ حفاظ کرام، قراء عظام اور مفسرین حضرات کے ذریعہ ہو رہا ہے۔ اسی طرح سنت نبوی اور ختم نبوت کے تحفظ کے لئے علماء کرام اور محدثین عظام مشائخ کرام میدان میں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دور نبوت اور دور صدیقی میں ختم نبوت کیخلاف جب فتنے پیدا ہوئے تو مسلمان، متفق ہو کر ان کو کیفر کردار تک پہنچا کر ہی مطمئن ہوئے کیونکہ نبوت کے مدمقابل اور مدعی نبوت شیطان لعین سے بھی بڑھ کر دشمن اسلام ہی نہیں بلکہ دشمن انسانیت ہے قرآن کریم اور اور احادیث نبویہ اور کتب سماویہ میں کہیں شاید ہی اس قسم کی بات کا ذکر ہو کہ شیطان نے کسی نبی یا رسول کی شکل میں آکر لوگوں کو دھوکا دیا بلکہ احادیث میں صراحت سے یہ بات موجود ہے کہ شیطان نبی کی شکل اور صورت میں آکر دھوکا نہیں دے سکتا یہاں تک کہ خواب میں وہ ایسی حرکت کرنے سے بے بس ہے اس سے معلوم ہوا کہ جعلی مدعی نبوت شیطان لعین سے بھی بڑھ کر ہے چنانچہ گذشتہ صدی میں فتنہ مرزائیت جو مرزا غلام احمد قادیانی کا پیدا کردہ فتنہ ہے اس سے مسلمانوں کو کس قدر عظیم نقصان ہوئے نہ صرف دینی مذہبی بلکہ معاشی سیاسی نقصانات کا بڑا سبب یہی قادیانی گروہ رہا ہے۔ قیام پاکستان کے بعد ظفر اللہ قادیانی نے پاکستان اور بیرون پاکستان قادیانیت کی تبلیغ و اشاعت کے لئے اپنے قادیانی ایجنٹ بھرتی کیئے اور بعض مسلم ممالک سے تعلقات خراب کرائے اسی طرح اسرائیل سے رابطہ رکھتے ہوئے عربوں میں پاکستان دشمنی پیدا کرانے کی کوشش جاری رکھی کشمیر اور فلسطین صرف قادیانی گروہ کی عیاری کی وجہ سے نہ مل سکے اور آخر مشرقی پاکستان ایم۔ایم احمد اور دیگر قادیانیوں کی غلط پالیسیوں سے جدا ہوا۔ ۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۱ء کی جنگ قادیانی گروہ کے ہر افسر نے ملک سے غداری کی ہے لہٰذا پاکستان اور دیگر تمام مسلمانوں کا اہم فریضہ ہے۔ کہ وہ قادیانی گروہ پر کڑی نگاہ رکھیں بالخصوص انکے کلیدی عہدوں پر خصوصی نگرانی کیجائے کیونکہ یہ بات اب عوام اور حکام میں مسلمہ طور پر تسلیم شدہ ہے۔ کہ مرزائی اسلام اور پاکستان کے خیر خواہ نہیں اور اب حکومت پاکستان کے اعلانات اور علماء کرام کے تعاقب اور عوام کے اتحاد سے خوف زدہ ہو کر ملک سے فرار ہو رہے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ ان ممالک میں مظلوم بن کر آئندہ کوئی خطرناک کھیل کھیلنا چاہتے ہیں۔ لہٰذا ہم حکومت اور علماء کرام اور تمام مسلمانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنی پوری توجہ قادیانی گروہ کی سرگرمیوں پر رکھیں تاکہ یہ لوگ اپنے اپنے ناپاک عزائم میں کامیاب نہ ہو سکیں۔

مرزا قادیانی کی ایک جھوٹی پیشگوئی

جناب محمد احمد مجاہد فقیر والی

ڈاکٹر عبدالحکیم خاں صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ مرزا صاحب کے ایک با اخلاص مرید تھے۔ جو بیس سال تک مرزا صاحب کے معتقد رہے۔ بعد میں جب مرزا غلام احمد قادیانی کی اصلیت معلوم ہوئی تو رجوع الی الحق کر لیا مرزا صاحب ان کے اخلاص کے بہت مداح تھے لیکن جب ڈاکٹر صاحب موصوف دوبارہ اسلام میں داخل ہوگئے تو ان کے سخت دشمن بن گئے۔ ڈاکٹر صاحب نے تردید مرزائیت میں بہت سے رسالے اور پمفلٹ لکھے۔ بالآخر دونوں نے ایک دوسرے کے خلاف موت کی پیشگوئی کی جس میں اللہ تعالیٰ نے ڈاکٹر صاحب کو کامیاب فرمایا۔ اور مرزا صاحب خائب خاسر ہو کر اس دار فانی سے عالم برزخ کو کوچ کر گئے۔ مرزا صاحب کا اشتہار درج ذیل ہے۔

خدا سچے کا حامی ہو

میاں عبدالحکیم صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ نے میری نسبت یہ پیشگوئی کی ہے کہ "مرزا مسرف ہے کذاب اور عیار ہے۔ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائے گا۔ اور اس کی میعاد تین سال بتائی ہے۔ اس کے مقابل پر وہ پیشگوئی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے میاں عبدالحکیم صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ کی نسبت مجھے معلوم ہوئی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔

"خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ ان پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے پر تو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا۔ "رَبِّ فَرِّقْ بَیْنَ صَادِقٍ وَّ کَاذِبٍ اَنْتَ تَرٰی کُلَّ مُصْلِحٍ وَّ صَادِقٍ"۔

ترجمہ:۔ "اے میرے رب تو صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلا تو ہر مصلح اور صادق کو دیکھتا ہے"۔

بحوالہ ۱۶ اگست ۱۹۰۶ء اشتہار مرزا غلام احمد قادیانی

اس کے بعد ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب نے ایک اور الہام شائع کیا کہ جولائی ۱۹۰۷ء سے چودہ ماہ تک مرزا مر جائے گا۔ اس کے جواب میں مرزا صاحب نے ایک اشتہار بعنوان "تبصرہ" پانچ نومبر ۱۹۰۷ء کر لکھا جس میں درج کیا کہ "خدا نے فرمایا کہ میں تیری عمر کو بڑھا دوں گا۔ یعنی دشمن جو کہتا ہے کہ صرف جولائی ۱۹۰۷ء سے چودہ ماہ تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں یا ایسا ہی جو دوسرے دشمن پیشگوئی کرتے ہیں ان سب کو میں جھوٹا کروں گا اور تیری عمر کو بڑھا دوں گا تا کہ معلوم ہو کہ میں خدا ہوں اور ہر ایک امر میرے اختیار میں ہے"۔ چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۱، صفحہ ۳۲۲ تاریخ اشاعت ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء میں لکھتے ہیں کہ "ہاں آخری دشمن اب ایک اور پیدا ہوا ہے جس کا نام عبدالحکیم خان ہے اور وہ ڈاکٹر ہے اور ریاست پٹیالہ کا رہنے والا ہے۔ جس کا دعویٰ ہے کہ میں اس کی زندگی میں ہی ۴ اگست ۱۹۰۸ء تک ہلاک ہو جاؤں گا۔ .... مگر خدا نے اس کی پیشگوئی کے مقابل پر مجھے خبر دی ہے کہ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جاوے گا۔ اور خدا اس کو ہلاک کرے گا۔ میں اس کے شر سے محفوظ رہوں گا۔ سو یہ وہ مقدمہ ہے جس کا فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی نظر میں صادق ہے خدا اس کی مدد کرے گا"۔

نیز مرزا صاحب نے اشتہار بنام "تبصرہ" پانچ نومبر ۱۹۰۷ء میں یہ بھی لکھا کہ "یہ عظیم الشان پیشگوئی ہے جس میں میری فتح اور دشمن کی شکست اور میری عزت اور دشمن کی ذلت اور میرا اقبال اور دشمن کا ادبار بیان فرمایا ہے اور دشمن پر غضب اور عقوبت کا وعدہ کیا ہے مگر میری نسبت لکھا ہے کہ دنیا میں تیرا نام بلند کیا جاوے گا اور بدنام اگر ہوں گے تو کیا نام نہ ہوگا۔ مجاہد کا اور نصرت اور فتح تیرے شامل حال ہوگی۔ اور وہ دشمن جو میری موت چاہتا ہے وہ خود میری آنکھوں کے روبرو اصحاب الفیل کی طرح نابود اور تباہ ہو جائے گا"۔

اس کے بعد ڈاکٹر صاحب نے ایک اور الہام شائع کیا کہ "مرزا ۴ اگست ۱۹۰۸ء تک مر جائے گا"۔ بحوالہ چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۱ و صفحہ ۳۲۲ مصنفہ مرزا صاحب۔

مرزا صاحب کی یہ پیشگوئی از سر تا پا جھوٹی نکلی کیونکہ مرزا صاحب ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء بمقام لاہور برانڈرتھ روڈ احمدیہ بلڈنگ میں فوت ہو گئے۔

اب ہم اس بات کا فیصلہ مرزائیوں پر چھوڑتے ہیں

جناب حکیم محمد اختر صاحب

ذکر اور فکر کے برکات و ثمرات

قرآن پاک اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں

حق تعالیٰ شانہٗ کا ارشادِ پاک ہے :-

یذکرون اللہ قیاما وقعودا و علی جنوبھم ویتفکرون فی خلق السمٰوٰت والارض ۔ الخ

ترجمہ: اہلِ عقل وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کو کھڑے بیٹھے اور پہلوؤں کے بل یاد کرتے ہیں ۔ اور آسمانوں اور زمینوں کی پیدائش میں غور کرتے ہیں

علامہ آلوسیؒ تفسیر روح المعانی میں فرماتے ہیں کہ قوتِ فکریہ کی صحت نورِ ذکر پر موقوف ہے لان العقل لا یھتدی بالھدایۃ ما لم یتنور بنور ذکر اللہ کیونکہ عقل ہدایت کیلئے کافی نہیں ہے ۔ جب تک اللہ کے ذکر کے نور سے منور نہ ہو۔

(روح المعانی پ۴ صـ۱۵۸)

اللہ تعالیٰ نے آیت مذکورہ میں ذکر کو فکر پر مقدم فرما کر متفکرین کو تنبیہ فرما دی کہ تمہاری فکر کا جمود ہمارے ذکر کی گرمی سے دور ہوگا ۔ مولانا رومیؒ فرماتے ہیں :

این قدر گفتیم باقی فکر کن
فکر اگر جامد بود رو ذکر کن
ذکر آرد فکر را در اہتزاز
ذکر را خورشید این افسردہ ساز

ترجمہ: بس میں نے اس قدر بیان کر دیا باقی فکر کرو اور اگر فکر میں جمود ہو تو ذکر کرو ذکر قوتِ فکریہ کو حرکت میں لاتا ہے اور فکر افسردہ کو آفتاب ذکر سے گرم کر دو ۔

تنبیہ | جو متفکرین اسلام ذکر اللہ سے غافل ہیں ان کی فکر پر اعتماد کرنا صحیح نہ ہوگا ۔ جیسا کہ آیت مذکورہ سے تفسیر روح المعانی میں واضح کیا گیا ہے ۔

علم عظیم

حضرت حکیم الامت مجدد الملت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نور اللہ مرقدہٗ مسائل السلوک (بیان القرآن) میں ارقام فرماتے ہیں کہ یتفکرون فی خلق السمٰوات سے معلوم ہوا کہ فکر کا تعلق مخلوق سے ہے نہ کہ خالق سے جس کی وجہ حدیث میں بیان فرمائی گئی ہے تفکروا فی خلق اللہ ولا تتفکروا فی اللہ فانکم لم تقدروا قدرہ ۔ یعنی مخلوق میں فکر کرو اور اللہ کی ذات میں فکر نہ کرو کیونکہ تم لوگ اپنی عقل محدود کی گرفت میں اللہ تعالیٰ کی غیر محدود ذات کو نہیں لا سکتے ہو (الترغیب والترہیب

(روح پ۴ صـ۱۵۹)

دنیا میں مشاہدہ کیا جاتا ہے کہ قلیل محدود بھی کثیر محدود کو اپنے اندر لانے پر قادر نہیں جیسا کہ ایک گلاس صراحی کو، صراحی مٹکے کو، مٹکا حوض کو، حوض نہر کو، نہر دریا کو، دریا سمندر کو اپنے اندر نہیں سمو سکتا پھر غیر محدود کو محدود کیسے اپنے اندر لے سکتا ہے ؎

تو دل میں تو آتا ہے سمجھ میں نہیں آتا
ہم جان گئے بس تیری پہچان یہی ہے

عقل جس کو گھیر لے لا انتہا کیوں کر ہوا
جو سمجھ میں آگیا پھر وہ خدا کیونکر ہوا
(اکبر الہ آبادی)

آیت مذکورہ کے ذیل میں علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک روایت نقل فرمائی ہے ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں ۔ ایک ساعت کی فکر ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ ایک شخص نے لیٹے ہوئے ستاروں کو اور آسمانوں کو دیکھ کر کہا اللہ کی قسم میں یقیناً جانتا ہوں کہ تمہارا کوئی رب اور خالق ہے ۔ اے اللہ! مجھ کو بخش دیجئے ۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس پر نظرِ رحمت فرمائی اور اس کی مغفرت فرما دی اس روایت کا متن یہ ہے :-

بینما رجل مستلق ینظر الی النجوم والی السماء فقال واللہ انی لا علم ان لک ربا وخالقا اللھم اغفرلی فنظر اللہ تعالیٰ لہ فغفرلہ۔

(روح المعانی ج ۴ صـ۱۵۹)

ہمارے مرشد حضرت مولانا شاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ ذکر ذاکر کو مذکور تک پہنچا دیتا ہے۔ سبحان اللہ کیسی پیاری بات فرمائی۔

احقر عرض کرتا ہے کہ ہر مخلوق کے اسم اور مسمّٰی میں فاصلے ممکن ہیں مثلاً ایک باپ اپنے بیٹے کا محبت سے نام لیتا ہے لیکن اس کا بیٹا باپ سے ہزاروں میل دور ہو سکتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک کی یہ عجیب شان کہ جہاں ان کا نام لیا جاتا ہے وہاں ان کا مسمّٰی بھی موجود ہوتا ہے وہ ایسے محبوب حقیقی ہیں کہ جن کے اسم اور مسمّٰی میں فاصلے نہیں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہر جگہ موجود ہے۔ مولانا رومیؒ فرماتے ہیں ؎

اللہ اللہ ذکرِ پاکِ نام دوست
اسم اعظم از برائے قرب اوست

یعنی اسم اعظم کا ذکر اللہ تعالیٰ کے قرب کے لیے اسم اعظم ہے۔

اللہ اللہ گو بِرَو تا سقف عرش

اللہ اللہ کہتے جاؤ اور صاحب عرش سے رابطہ قائم کرتے جاؤ۔

کثرتِ ذکر پر وعدۂ فلاح

واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون
(پ ۲۸ سورۃ جمعہ)

صاحب جلالین نے تفلحون کی تفسیر تفوزون سے کی ہے۔ یعنی ذکر کی برکت سے دونوں جہاں میں کامیاب ہو جاؤ گے۔ علامہ محی الدین ابو زکریا النووی‌ؒ نے شرح مسلم میں فلاح کے متعلق ارشاد فرمایا ہے لیس فی کلام العرب کلمۃ مفردۃ کالنصیحۃ والفلاح اور فلاح جیسا جامع لفظ کلام عرب میں موجود نہیں اور فلاح کا مفہوم بیان فرماتے ہیں کہ المراد بالفلاح جمیع الدنیا والآخرۃ۔ لفظ فلاح سے دنیا اور آخرت کی تمام بھلائیاں مراد ہیں۔
(شرح مسلم للنووی‌ؒ ج ۲ ص ۷)

ذکر کے انوار شہوت نفسانیہ کی آگ کو ٹھنڈا کر دیتے ہیں

مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

اذکروا اللہ شاہ ما دستور داد
اندر آتش دید ما را نور داد

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ نے اذکروا اللہ کا دستور عطا فرما کر تقاضائے شہوت کی پریشانیوں کا علاج بیان فرما دیا یعنی شہوت کی آگ گناہوں سے نہیں بجھے گی بلکہ آگ میں آگ ڈالنے کے مترادف ہوگا جیسا کہ دوزخ کا پیٹ دوزخیوں سے نہیں بھرے گا۔ پس ذکر اللہ کے نور ہی سے شہوت کی آگ بجھ سکتی ہے۔

نفس کا مزاج گناہ کے باب میں مثل دوزخ کے ہے

اللہ تعالیٰ جب تمام دوزخیوں کو دوزخ میں ڈال دیں گے اور پوچھیں گے۔ ھل امتلئت کیا تیرا پیٹ بھر گیا تو دوزخ کہے گی ھل من مزید کیا کچھ اور بھی ہے۔ تو بروایت بخاری شریف عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ قال یلقی فی النار وتقول ھل من مزید حتی یضع قدمہ فتقول قط قط (جواہر البخاری ص ۴۲۶)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تمام دوزخی دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے اور دوزخ کہے گی کیا کچھ اور بھی ہے یہاں تک کہ حق تعالیٰ اپنا قدم رکھ دیں گے۔ تب دوزخ کہے گی بس بس (میرا پیٹ بھر گیا)

جہنم ہیڈ آفس ہے۔ نفس امارہ اس کی برانچ ہے۔ جس بینک کی برانچ (شاخ) میں پیسہ جمع کیا جاتا ہے۔ وہ ہیڈ آفس میں پہنچ جاتا ہے۔ پس گناہ دوزخ تک پہنچتا ہے۔ اگر تو بہ نہ کی۔ جو مزاج ہیڈ آفس کا ہوتا ہے وہی برانچ کا ہوتا ہے۔ لہٰذا نفس کا پیٹ گناہوں سے نہیں بھر سکتا۔ جس طرح دوزخ کا پیٹ دوزخیوں سے نہیں بھرے گا۔ یہاں تک مثلاً اگر کوئی بد نگاہی کا مریض ساری دنیا کے حسینوں کو دیکھ ڈالے اور صرف ایک حسین باقی رہ جائے اور اس سے پوچھا جائے کہ کیا تو اس کو دیکھنا چاہتا ہے تو وہ انکار نہ کرے گا لہٰذا نفس کے سکون اور اطمینان کا واحد راستہ یہی ہے کہ نفس امارہ کو نفس مطمئنہ بنایا جائے جس کا واحد طریقہ یہی ہے کہ کثرت سے ذکر اللہ سے تعلق مع اللہ حاصل کیا جائے کما ھو المنصوص

"الا بذکر اللہ تطمئن القلوب"

حق تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ

ترجمہ: اے لوگو! خوب غور سے سن لو کہ صرف اللہ ہی کے ذکر سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے۔

اسی حقیقت کو مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں۔

اذکروا اللہ شاہ ما دستور داد
اندر آتش دید ما را نور داد

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے اذکروا اللہ کا قانون نازل فرمایا۔ تقاضائے شہوت کی آگ میں جب ہم کو دیکھا تو نار تقاضائے شہوت کو بجھانے کے لیے بذریعہ ذکر اپنا نور عطا فرمایا۔ احقر کے چند اشعار ملاحظہ ہوں ؎

ہر تلخی حیات و غم روزگار کو
تیری مٹھاس ذکر نے شیریں بنا دیا
گرچہ میں دور ہو گیا لذت کائنات سے
حاصل کائنات کو دل میں لیے ہوئے چلا ہوں

اللہ تعالیٰ کا نور ہماری زبان سے دل میں اور دل سے روح میں داخل ہو جاتا ہے۔ اس ترتیب کو احقر نے

ایک شعر میں پیش کیا ہے ؎

نور حق از ذکر حق در جاں رسد
از زباں در دل ز دل تا جاں رسد

(اختر)

ترجمہ: اللہ کا نور بذریعہ ذکر اللہ زبان سے دل میں اور دل سے پھر روح میں داخل ہوجاتا ہے۔

شرح وضع قدم

اللہ تعالیٰ کا جہنم کا پیٹ بھرنے کے لیے اس میں اپنا قدم مبارک رکھنے کی شرح یہ ہے۔ علامہ شیخ سلطانی القاہری شافعی اپنی شرح میں ارقام فرماتے ہیں حتی یضع قدمہ ای رب العزۃ فیھا ای یذللھا تذلیل من وضیع تحت الرجال

(حاشیہ جواہر البخاری صہ ۴۲۶)

شرح قطقول قط قط

والمعنی حسبی حسبی قد اکتفیت

(حاشیہ جواہر البخاری صہ ۴۲۶)

ذکر سے کیا مراد ہے؟

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

فاذکرونی اذکرکم واشکروالی و لا تکفرون۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فاذکرونی کی تفسیر بالطاعۃ سے فرمائی اور اذکرکم کی تفسیر بالعنایۃ سے فرمائی یعنی تم ہم کو یاد کرو اطاعت سے ہم تمہیں یاد رکھیں گے عنایت سے (بیان القرآن پ ۲)

اس تفسیر سے یہ اشکال حل ہوجاتا ہے کہ کیا نعوذ باللہ حق تعالیٰ مخلوق کو بھول بھی جاتے ہیں جب کہ ان کے لیے نسیان محال ہے۔ پس اللہ تعالیٰ مجرمین کو بھی یاد رکھتے ہیں مگر عتاب کے ساتھ اور مقبولین کو یاد رکھتے ہیں عنایت کے ساتھ۔

علامہ آلوسیؒ فرماتے ہیں فاذکرونی بالطاعۃ قلباً وقالباً فیعم الذکر باللسان والقلب والجوارح (فالاول) الذکر باللسان الحمد والتسبیح والتحمید وقراۃ کتاب اللہ تعالیٰ (والثانی) الفکر فی الدلائل الدالۃ علی التکالیف والوعد و الوعید وفی الصفات الالھیہ والاسرار الربانیۃ (والثالث) استغراق الجوارح فی الاعمال المامور بھا خالیۃ عن الاعمال المنھی عنھا وتکون الصلوۃ مشتملۃ علی ھذا الثلاثۃ سماھا اللہ تعالیٰ ذکراً فی قولہ فاسعوا الی ذکر اللہ وقال اھل الحقیقۃ حقیقۃ ذکر اللہ تعالیٰ ان ینسیٰ کل شیئ سواہ

(روح المعانی پ ۲ صہ ۱۹)

ترجمہ: فاذکرونی تم لوگ مجھ کو یاد کرو طاعت سے یعنی قلب سے بھی اور قالب سے بھی پس ذکر عام ہے۔ خواہ زبان سے ہو یا قلب سے ہو یا جوارح سے (فالاول) پس اول ذکر لسانی ہے جو شامل ہے تسبیح و تحمید و قراءت کلام اللہ وغیرہ پر (والثانی) اور ثانی اللہ کی مخلوق میں غور و فکر کرنا ہے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کی صفات کی معرفت اور ان کی ربوبیت کے اسرار منکشف ہوں (والثالث) اور تیسرا یہ کہ اپنے اعضاء سے اللہ تعالیٰ کے احکام بجالاتے اور ان کو نافرمانی سے محفوظ رکھے۔ پس اللہ کا ذکر ان تینوں قسموں پر شامل ہے۔ اہل حقیقت نے بیان فرمایا ہے کہ ذکر کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ کی محبت غالب ہوجائے اور ماسوا اللہ کی محبت مغلوب ہوکر کالعدم ہوجائے۔ خواجہ صاحب فرماتے ہیں ؎

جب مہر نمایاں ہوا سب چھپ گئے تارے
وہ ہم کو بھری بزم میں تنہا نظر آئے

اسی حقیقت کا نام تبتل شرعی ہے۔ جیسا کہ بیان القرآن میں تحریر ہے کہ تبتل نام ہے تعلق مع اللہ کا تعلق ماسوا اللہ پر غالب ہوجانا نہ کہ ترک تعلقات ضروریہ کا جیسا کہ جوگیان ہند اور جہلاء صوفیہ نے سمجھا ہے۔

(سورہ مزمل پ ۲۹ بیان القرآن)

نوٹ:۔ اسی حقیقت کا نام وحدت الوجود ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یاد غالب رہے اور ماسوا اللہ مغلوب رہے اور کالمعدوم رہے نہ کہ عدم حقیقی مراد ہے جیسا کہ گمان اہل جہل کا ہے۔ اس کی مثال دنیا میں آفتاب کے سامنے ستاروں کا وجود ہے جو کالعدم تو ہے لیکن حقیقتاً معدوم نہیں چنانچہ شب میں ستاروں کا پھر ظہور ہوجاتا ہے۔

ایک بزرگ کی حکایت

حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ جب اللہ تعالیٰ مجھ کو یاد فرماتے ہیں تو مجھ کو پتہ چل جاتا ہے۔ خادم نے عرض کیا کیسے معلوم ہوجاتا ہے فرمایا کہ قرآن کے وعدۃ اذکرکم پر میرا ایمان ہے چونکہ میں اللہ تعالیٰ کو اس وقت کر رہا ہوں تو وعدۂ قرآن کے مطابق اللہ تعالیٰ ابھی ہم کو یاد فرما رہے ہیں ؎

ہم یاد کریں گے وہ ہمیں یاد کریں گے
یوں ہی دل برباد کو آباد کریں گے
اجڑے ہوئے دل کو مرے آباد کریں گے
برباد محبت کو نہ برباد کریں گے
وہ چاہنے والوں کیلئے اپنے یقیناً
عالم ہی نیا حسن کا ایجاد کریں گے

(عرفان محبت)

ذکر قلبی پر چند شعر

یوں تو لب نہیں ان کا ذکر جلی
ان سے یکسوئی ہے ہروقت ربط خفی

(عرفان محبت)

تم سا کوئی ہمدم کوئی دمساز نہیں ہے
باتیں تو ہیں ہر دم مگر آواز نہیں ہے

ہم تری بس آگاہ ہیں اس ربط خفی سے
معلوم کسی اور کو یہ راز نہیں ہے

(کشکول مجذوب)

احقر کا شعر ہے ؎

وہ دل جو تیری خاطر فریاد کر رہا ہے
اجڑے ہوئے دلوں کو برباد کر رہا ہے

ذکر قلبی کا ایک خاص انعام

علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ بخاری و مسلم کی روایت سے یہ حدیث قدسی نقل کرتے ہیں من ذکرنی فی نفسہٖ ذکرتہ فی نفسی ومن ذکرنی فی ملاءٍ ذکرتہ فی ملاءٍ خیر من ملئہ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور جو مجھے کسی جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اس سے بہتر جماعت میں اسے یاد کرتا ہوں۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ مسلم کی روایت ذکرھم اللہ فیمن عندہ کی شرح میں فرماتے ہیں ای مباہاۃ وافتخاراً بھم بالثناء الجمیل علیھم وبوعد الجزاء الجزیل لھم عند الملائکۃ المقربین وارواح الانبیاء والمرسلین

(مرقاۃ ج ۵ ص ۴۹)

ترجمہ: جماعت کے ساتھ ذکر کرنے والوں کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ایسے بندوں کا ذکر اللہ تعالیٰ ملائکہ مقربین اور ارواح انبیاء کے سامنے ثناء جمیل اور وعدۂ جزاء جزیل کے ساتھ فرماتے ہیں۔

ذکر قلبی کا یہ انعام کہ مالک تعالیٰ اپنے غلاموں کو یاد فرمائیں کیا یہ عظیم الشان نہیں ہے ؎

"ذکر میرا مجھ سے بہتر ہے کہ اس محفل میں ہے"

اس کا مزہ رئیس القراء حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھیے

وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی بن کعب ان اللہ امرنی ان اقرأ علیک القرآن قال اللہ سمانی لک قال نعم قال وقد ذکرت عند رب العالمین قال نعم فذرفت عیناہ متفق علیہ

(مشکوٰۃ شریف ص۱۹۳)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رئیس القراء حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے اوپر قرآن کی تلاوت کروں (وفی روایۃ سورۃ بینۃ کی تلاوت کروں کیونکہ حضرت ابی ابن کعب رض علماء یہود میں تھے اور سورۃ بینۃ میں اہل کتاب کا قصہ ہے) حضرت ابی ابن کعب رض نے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام لیا ہے۔ پھر عرض کیا کہ کیا میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذکر کیا گیا ہوں (حضرت ابی ابن کعب رض کا یہ پوچھنا استعجاباً تھا یا استلذاذاً تھا۔ کذا فی المرقاۃ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں۔ یہ سن کر ان کی آنکھیں بہہ پڑیں یعنی اشکبار ہوگئیں۔ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ آنسو بوجہ سرور و فرح کے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے نے میرا نام لیا ہے یا اس خوف سے یہ آنسو تھے کہ اس عظیم نعمت کے شکر سے میں عاجز ہوں۔ اور اس نعمت کے ساتھ ان کی وجہ تخصیص یہ ہے کہ انہوں نے حفظ قرآن میں اور اس کی تجوید میں محنت شاقہ برداشت کر کے اس درجہ کمال حاصل کیا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں ارشاد فرمایا اقرأکم ابی یعنی تم سب سے بڑے قاری حضرت ابی ابن کعب رض ہیں اور اللہ تعالیٰ کو اس سے امت مسلمہ کو یہ تعلیم دینی ہے کہ لوگ ان سے رسم تلاوت سیکھیں جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے اخذ فرمایا تھا اور اسی طرح سلف سے خلف اخذ کرتے رہے۔ چنانچہ حضرت ابی رض سے بہت سے تابعین نے قرآن کی رسم قراءۃ کو اخذ کیا۔

(مرقاۃ ج ۵ ص ۶)

ذکر کو شکر پر مقدم کرنے کی ایک حکمت

فاذکرونی کے بعد اللہ تعالیٰ نے واشکروالی نازل فرما کر اپنے ذکر کو مقدم فرما دیا۔ جس کی وجہ سے علامہ آلوسی رح فرماتے ہیں کہ ذکر کا حاصل اللہ تعالیٰ کے ساتھ مشغول ہونا ہے اور شکر کا حاصل اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں مشغول ہونا ہے پس ظاہر ہے کہ منعم کے ساتھ مشغول ہونا نعمتوں کی مشغولی سے افضل اور اہم ہے۔

لبوائے جاناں زجہاں مشتغل
بذکر حبیب از جہاں مشتغل
بیاد حق از خلق بگریختہ
چناں مست ساقی کہ مے ریختہ

ترجمہ: محبوب حقیقی کی یاد میں وہ مزا آیا کہ اپنی جان سے بے پروا ہو گئے اور سارے جہاں سے بھی۔ حق تعالیٰ کی یاد میں مخلوق سے کنارہ کش ہیں اور ساقی پر ایسے فریفتہ ہوئے کہ جام مے ہاتھ سے گر گیا۔ یعنی منعم کی یاد کے غلبہ سے نعمتوں کی طرف التفات سے ذھول ہوگیا ؎

تمنا ہے کہ اب ایسی جگہ کوئی کہیں ہوتی
اکیلے بیٹھے رہتے یاد ان کی دل نشیں ہوتی
ستاروں کو یہ حسرت ہے کہ وہ ہوتے تیرے آنسو
تمنا کہکشاں کو ہے کہ میری آستیں ہوتی
جو صورت گیر حسن و عشق کی دنیا کہیں ہوتی
ترے ضو کا فلک بنتا مرے ظل کی زمیں ہوتی
جو ان کو دیکھ لیتے ہم تو پھر کیا زندہ رہ جاتے
نگاہ اولین سے دل نگاہ واپسیں ہوتی

خدا کی یاد میں بیٹھے جو سب سے بے غرض ہو کر
تو اپنا بوریا بھی پھر ہمیں تخت سلیماں تھا
ازل میں سامنے عقل و جنوں دونوں کا ساماں تھا
جو میں ہوش و خرد لیتا تو کیا میں کوئی ناداں تھا

(کشکول مجذوب)

معیت گر نہ ہو تیری تو گھبراؤں گلستاں میں
رہے تو ساتھ تو صحرا میں گلشن کا مزہ پاؤں

(عرفان محبت)

تمہاری یاد کی لذت پہ یہ دونوں جہاں قرباں
تری مانند تیرے نام کی لذت ہے لاثانی
ہر وادیٔ ویراں میں گلستاں نظر آیا
قرباں میں ترے نام کی لذت پہ خدایا!

(اختر)

عبارت روح المعانی

انما قدم الذکر علی الشکر لان فی الذکر اشتغالاً بذاتہ تعالیٰ وفی الشکر اشتغالاً بنعمتہ والاشتغال بذاتہ تعالیٰ اولیٰ من الاشتغال بنعمتہ

(ج ۲ صہ ۱۹)

مفہوم ذکر اللہ تفسیر

روح المعانی کی روشنی میں

والذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسہم ذکروا اللہ فاستغفروا لذنوبہم ومن یغفر الذنوب الا اللہ ولم یصروا علیٰ ما فعلوا وہم یعلمون ○

ترجمہ: اور لوگ کہ جب کوئی ایسا کام کر گذرتے جس میں (دوسروں پر) زیادتی ہو یا (کوئی گناہ کر کے خاص) اپنی ذات پر نقصان اٹھاتے ہیں تو (معاً) اللہ تعالیٰ کی عظمت اور عذاب کو یاد کر لیتے ہیں پھر اپنے گناہوں کی معافی چاہنے لگتے ہیں (یعنی اس طریق سے جو معافی کے لیے مقرر ہے کہ دوسروں پر زیادتی کرنے میں ان اہل حق سے بھی معاف کرانے اور اپنی خاص اپنی ذات کے متعلق گناہ میں اس کی حاجت نہیں اور اللہ تعالیٰ سے معاف کرانا دونوں مشترک ہے) اور (واقعی) اللہ تعالیٰ کے سوا اللہ ہے کون جو گناہوں کو بخشتا ہو۔ (رہا اہل حقوق کا معاف کرانا سو وہ لوگ اس کا اختیار تو نہیں رکھتے کہ عذاب سے بھی بچالیں اور حقیقی بخشش اسی کا نام ہے) اور وہ لوگ اپنے فعل (بد) پر اصرار نہیں کرتے اور وہ (ان باتوں کو) جانتے (بھی) ہیں (کہ فلاں کام ہم نے گناہ کا کیا اور یہ کہ توبہ ضروری ہے اور یہ کہ خدا تعالیٰ غفار ہے۔ مطلب یہ کہ اعمال کی بھی درستی کر لیتے ہیں اور عقائد بھی درست رکھتے ہیں)

(بیان القرآن پ ۴ سورۃ آل عمران صہ ۵)

علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ترمذی ارقام فرماتے ہیں کہ جب یہ آیات نازل ہوئیں ابلیس مع اپنے لشکر کے رونے لگا اور سر پر خاک ڈالنے لگا۔ یہاں تک کہ اس کے بری اور بحری لشکر سب جمع ہو گئے اور ان لوگوں نے کہا اے ہمارے سردار آپ کیوں روتے ہیں۔ اس نے کہا کہ یہ آیت ایسی نازل ہوئی ہے کہ بنی آدم کو اس کا گناہ نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ ابلیس کے لشکر نے کہا کہ ہم ان کو نفس کی ایسی خواہشات میں مبتلا کر دیں گے (بدعات میں) کہ جس چیز سے وہ لوگ نہ توبہ کریں گے نہ استغفار کریں گے اور اپنے کو حق پر سمجھیں گے۔ پس ابلیس ان کی اس بات سے خوش ہو گیا۔ (آج اس دور میں اہل بدعت اپنے کو حق پر سمجھتے ہیں اور بدعات کو نیکی سمجھتے ہیں) باقی آئندہ

کیا وہ وقت ابھی نہیں آیا کہ خدا کی یاد سے دل لرز جائیں

حضرت فضیل بن عیاضؒ کا واقعہ

مرسلہ: امجد محمود کھوکھر راولپنڈی

فضیل بن عیاضؒ ایک دفعہ رات میں اکیلے کہیں ڈاکہ ڈالنے جا رہے تھے۔ راستے میں ایک قافلہ ملا۔ قافلے کے سردار نے ساتھیوں سے کہا کہ اس گاؤں سے سنبھل کر گزرنا یہاں فضیل نامی ڈاکو رہتا ہے۔ فضیل بن عیاضؒ سردار کی اس بات سے بہت متاثر ہوئے۔ اپنے دل میں سوچا کہ میں اتنا ذلیل ہوں کہ دنیا میرے شر سے پناہ مانگتی ہے۔ بڑی ندامت ہوئی فوراً توبہ کی اور قافلے والوں کو آواز دے کر کہا اے قوم مطمئن رہو۔ میں اللہ سے وعدہ کرتا ہوں کہ آج کے بعد سے خدا کی نافرمانی نہیں کروں گا تم اب فضیل سے مطمئن رہو۔ اسی رات کا واقعہ ہے ایک گلی سے گذر رہے تھے کسی گھر سے تلاوت کی آواز آ رہی تھی کیا ایمان والوں کے لیے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ خدا کی یاد سے ان کے دل لرز جائیں۔

حضرت فضیلؒ نے فرمایا "آ گیا وہ وقت اے میرے مولا وقت اب آ گیا" اس واقعہ کے بعد حضرت فضیل اپنے وقت کے بڑے عابد و زاہد ہو گئے۔ اپنے وطن کو چھوڑ کر مکے میں قیام پذیر ہو گئے ایک دن لوگوں نے ایک مرتبہ حرم میں بھی رہے۔ ایک رات وہ کہیں جا رہے تھے ایک گھر سے تلاوت کی آواز آئی "ہم ضرور تمہیں آزمائیں گے تاکہ یہ اندازہ لگا سکیں کہ تم میں مجاہد کون ہے، اور صبر کرنے والا کون ہم ضرور تمہاری خبر لیں گے"

حضرت فضیل سن کر رو پڑے فرمایا ہماری خبر لیں گے۔ واللہ اگر ہماری خبر لیں گے تو ہم ہلاک ہو جائیں گے ہم عذاب کے مستحق ٹھہر چکے۔ ایک شخص نے آپ کو مخاطب کر کے فرمایا اپنے آپ کو سنوارتے ہو تصنع کرتے ہو کہ لوگ تمہیں اچھا کہیں تمہاری خوشنودی میں پہل کریں۔ مجالس میں تمہیں جگہ دیں۔ افسوس تمہارے حال پر۔ اگر تم ایسے ریاکار ہو تو تم سے برا کوئی نہ ہوگا۔ انہی کا مقولہ ہے کہ لوگ تمہیں پہچان نہ سکیں تو ضرور کرو۔ اگر لوگ نہ پہچانیں تو تمہیں کوئی فرق نہ پڑیگا۔ اگر تمہاری تعریف نہ ہو تو تمہیں کوئی فرق نہ پڑیگا۔ اگر تم خدا کے نزدیک محترم ہو تو لوگوں کے نزدیک مذموم ہونے سے کوئی فرق نہ پڑے گا۔

آج کے دور میں — ہر گھر کی ضرورت

چینی کے برتن

ہم

نفیس، خوبصورت اور خوشنما ڈیزائن چینی (پورسلین) کے اعلیٰ قسم کے برتن بناتے ہیں

استعمال میں اعلیٰ — چلنے میں دیرپا

ایک بار آزمائیے

دادا بھائی سرامک انڈسٹریز لمیٹڈ ۲۵/بی سائٹ کراچی فون ۲۹۱۴۳۹

S-I-T-E

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ جو شخص میری امت پر حاکم بنایا جائے اور وہ ان پر سختی کرے تو بھی اس پر سختی فرمادینا۔

(بروایت مسلم)

اشتہار منجانب ایک بندۂ خدا

اخبار ختم نبوت

اسلامی کانفرنس اس فیصلے کو واپس لے

اخبارات میں یہ نہایت تشویشناک خبر شائع ہوئی ہے کہ اسلامی کانفرنس کی طرف سے سائنس فاؤنڈیشن قائم کرنے کیلئے ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو ۵ کروڑ ڈالر دیئے گئے ہیں۔ اور ایک اور بورڈ کی تجویز ہے پاکستان کے تمام علماء اور مسلمان اسلامی کانفرنس کے عہدیداروں سے اس سلسلہ میں شدید احتجاج کرتے ہیں یہ حقیقت بالکل واضح ہے کہ قادیانی ٹولہ اسلام اور مسلمانوں کا بدترین دشمن ہے۔ تمام اسلامی ممالک خصوصاً عرب ممالک کے خلاف سازشیں کرنے کیلئے سائنس فاؤنڈیشن کے عنوان سے یہودیوں کے خاص مہرے اور ایجنٹ ڈاکٹر عبدالسلام کو کھڑا کیا گیا ہے تمام مسلمانوں کا یہ مطالبہ ہے۔ کہ اسلامی کانفرنس اس فیصلے کو واپس لے۔

وفاقی وزیر خزانہ ڈاکٹر محبوب الحق کے بیان کی شدید مذمت

ربوہ (رپ ر) خطیب جامع مسجد احرار ربوہ مولانا اللہ یار ارشد نے وفاقی وزیر خزانہ جناب ڈاکٹر محبوب الحق کے بیان پر تبصرہ اور مذمت کرتے ہوئے کہا کہ خدا اور رسول کا غدار پاکستان کا وفادار نہیں ہوسکتا قادیانی مرزا طاہر کے وفادار ہیں ملک کے وفادار نہیں پہلے وہ قادیانی ہیں بعد میں وہ پاکستانی ہیں انکو سفارت اور وزارت کے عہدوں پر فائز رکھنا ملکی سالمیت کے خلاف ایک انتہائی سازش ہے مولانا نے کہا کذب شخص کا پیروکار اہل نہیں ہوسکتا بلکہ وہ، عقل سلیم جیسی چیز سے عاری ہے اس لئے گو اسے حق و باطل کی تمیز نہیں ہے۔ مولانا نے کہا کہ ڈاکٹر محبوب الحق کو ہوش کے ناخن لینے چاہیے وزارت کے نشہ میں اہل اور نااہل کی تمیز نہیں کر سکے مولانا نے کہا کہ خدا اور مصطفےٰ کا دشمن و گستاخ بے عقل بے شعور ہوتا ہے ڈاکٹر صاحب جو کل قوم سے ختم نبوت کے نام پر ووٹ مانگ رہے تھے آج قادیانیوں کے محافظ نظر آتے ہیں چند روز کی وزارت کیلئے خدا اور رسول سے بغاوت کر رہے ہیں انہی پورے عالم اسلام کے مسلمانوں سے معافی مانگنی چاہیے مولانا نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو دوسری اقلیتوں کی طرح ملازمت کوٹہ کے تناسب سے دی جائے۔

سوئٹزرلینڈ سے قادیانی سفیر کو فوراً ہٹایا جائے، مولانا ربانی

علامہ اقبالؒ کے بقول قادیانی ملک وملت کے غدار ہیں

ڈیوزبری انگلینڈ نمائندہ ختم نبوت) جمعیۃ علماء برطانیہ کے جنرل سیکرٹری جناب مولانا عبدالرشید ربانی نے حکومت پاکستان سے کہا ہے کہ وہ پاکستان کی تمام کلیدی اسامیوں پر فائز قادیانیوں کو جلد ہٹائے کیونکہ وہ آئین و قانون کے علی الرغم اپنے آپ کو اقلیت تسلیم نہیں کرتے نیز قادیانیوں کی تاریخ بتاتی ہے کہ انہوں نے ہمیشہ اپنے عہدوں سے ناجائز فائدہ ہی نہیں اٹھایا بلکہ اپنی پشت پناہی سے بار بعیت کے مرتکب بھی ہوئے سرظفر اللہ کے زمانے میں دس ہزار مسلمانوں کا قتل، اسکی کھلی دلیل ہے۔ مولانا نے جنیوا (سوئٹزرلینڈ) میں پاکستان کی طرف سے قادیانی سفیر مقرر کرنے پر سخت احتجاج کرتے ہوئے کہا کہ اسکو جلد وہاں سے ہٹایا جائے انہوں نے کہا کہ علامہ اقبال کے بقول یہ لوگ ملت و ملک کے غدار ہیں باوجود اس کے ایک قادیانی کو اتنے اونچے عہدے پر نامزد کرنا ہماری سمجھ سے بالاتر ہے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات ناقابل فراموش ہیں

لندن (رپ ر) جمعیت اہل السنۃ والجماعۃ، للدعوۃ والارشاد متحدہ عرب امارات کے سیکرٹری جنرل جناب مولانا خلیل احمد ہزاروی ناظم اطلاعات ونشریات جناب اشتیاق حسین عثمانی کی لندن آمد کے موقع پر ان کے اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں کے اعزاز میں ابوظبی کے مشہور تاجر جناب عبداللہ عبدالرحمن العاملی (جو یہاں آئے ہوئے ہیں) نے آج یہاں ایک ظہرانہ دیا جس میں دیگر علماء کرام نے بھی شرکت کی سب سے پہلے جناب العاملی نے شرکاء کا شکریہ ادا کیا پھر جمعیۃ کے سیکرٹری جنرل مولانا خلیل احمد ہزاروی نے کہا کہ ہم عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور دنیا کے کونے کونے میں فتنہ قادیانیت کی سرکوبی پر مجلس تحفظ ختم نبوت کی عظیم خدمات کو سراہتے ہوئے شیخ المشائخ حضرت مولانا خان محمد کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجلس، ملت اسلامیہ کی وہ غیر سیاسی اور غیر فرقہ وارانہ واحد نمائندہ تنظیم ہے جس نے قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں سے امت مسلمہ کو آگاہ کرنے کیلئے بنیادی کردار ادا کیا ہے۔ اس مجلس کی بنیاد امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے رکھی تھی جبکہ مجلس کے امیر دوم مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، امیر سوم مولانا محمد علی جالندھریؒ نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے اپنی پوری زندگیاں قربان کر دی تھیں۔ مولانا ہزاروی نے زور دیتے ہوئے کہا کہ اسی مجلس کے امیر چہارم مولانا لال حسین اخترؒ نے قادیانیوں سے سات

ومناظرے کئے اور ہر میدان میں انہیں شکست دی ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے آج سے اٹھارہ سال پہلے انگلینڈ، جرمنی، جزائر فیجی انڈیا اور دیگر ممالک کا دورہ کیا تھا۔ جناب اشتیاق حسین عثمانی نے ترانہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہم مجلس کے امیر شیخ محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ کو جو ہمارے ہیں قادیانیت کے خلاف کامیاب ترین تحریکیں چلانے پر خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ انہوں نے انڈونیشیا بنگلہ دیش، اسپین، کینیا، جنوبی افریقہ انگلینڈ اور ماریشش کے تازہ ترین کامیاب دوروں پر مجلس کے راہنماؤں کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ بیرون ممالک میں مجلس کی خدمات ناقابل فراموش ہیں آخر میں جمعیۃ اہل السنۃ والجماعۃ کے وفد کے قائد نے تمام مسلمانوں سے پرزور اپیل کی کہ وہ فتنہ قادیانیت کے قلع قمع کرنے کے سلسلے میں مجلس کے ساتھ ساتھ بھرپور تعاون کیلئے آگے بڑھیں۔

بقیہ : اداریہ

جس پر حال ہی میں سندھ اور پنجاب کے وزرائے اعلیٰ کے درمیان میدان کارزار گرم ہوا۔

اس کے علاوہ مسئلہ کشمیر پر اس کی طویل ترین تقریر کا بھی آخر مسلمانوں کو یا پاکستان کو کیا فائدہ ہوا جب کہ فلسطینی آج تک مار کھا رہے ہیں۔ ستم بالائے ستم یہ کہ ایک طرف تو وہ اپنی گہری سازش سے اپنی زندگی میں محض اسی مسئلہ فلسطین اقوام متحدہ میں پیش کرنے پر عربوں سے اعزازات وصول کرتا رہا لیکن دوسری طرف اس کے ہم مذہب اسرائیلی فوج میں شامل ہوکر فلسطینیوں پر گولیاں برسا رہے تھے۔ اور آج تک وہ اس میں مصروف ہیں۔ یہ ہیں اس کے فضائل ومناقب جن سے ہماری کابینہ اور اقتدار کے متوالے رطب اللسان ہیں۔ آخر میں ہم پھر گزارش کریں گے کہ ایسے غداروں کی تعریف کرکے اپنی ساکھ خراب نہ کریں ورنہ مستقبل کا مورخ ظفر اللہ قادیانی کی طرح آپ کو بھی معاف نہ کرے گا۔

جامع مسجد ربوہ میں ایک نوجوان قادیانی کا قبول اسلام

نمائندہ ہفت روزہ ختم نبوت ۲ ستمبر کو مجلس تحفظ ختم نبوۃ کے مرکز جامع مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن ربوہ میں ایک قادیانی طارق احمد ولد محمد اسماعیل قوم بٹ سکنہ احمد نگر تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے جامع مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن ربوہ کے امام انچارج قاری شبیر احمد عثمانی کے ہاتھ پر مرزائیت سے تائب ہوکر اسلام قبول کر لیا۔ نومسلم نے کہا کہ میں حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا تعالیٰ کا سچا اور آخری نبی تسلیم کرتا ہوں اور کہا کہ میں حضور علیہ السلام کے بعد مدعی نبوت کو مرزا غلام احمد قادیانی سمیت جھوٹا کذاب ودجال کافر ومرتد سمجھتا ہوں۔ قاری شبیر احمد عثمانی نے نومسلم کو مسئلہ ختم نبوت سے روشناس کرایا اور مرزا قادیانی کے دجل وفریب اور جھوٹے دعاوی سے بھی آگاہ کیا نومسلم طارق صاحب نے جب مرزا قادیانی کے دجل وفریب سنے تو توبہ توبہ کرنے لگا قاری شبیر احمد عثمانی نے اپنے نومسلم بھائی کیلئے استقامت کی دعا کی اور جماعت کی کتابوں اور لٹریچر کا ایک بہترین سیٹ پیش کیا۔ جامع مسجد محمدیہ میں موجود نمازیوں نے طارق صاحب کو مبارکباد دی اور گلے ملے ربوہ کے مسلمانوں نے بھی خوشی کا اظہار کیا ہے۔

یوم آزادی کے موقع پر جامعہ مسجد محمدیہ ربوہ میں محفل شبینہ منعقد ہوئی

نمائندہ ختم نبوت جامعہ مسجد محمدیہ مجلس تحفظ ختم نبوت ریلوے اسٹیشن ربوہ میں حسب سابق ۱۳ اور ۱۴ اگست کی درمیانی شب کو یوم آزادی کی خوشی پر ساری رات کو قرآن مجید پڑھا گیا۔ مسجد کو خوبصورت جھنڈیوں سے سجایا گیا اور ایک بڑا سبز جھنڈا بھی لہرایا گیا قاری شبیر احمد عثمانی، قاری عبدالہادی، قاری عبدالرحمٰن تبسم، حافظ محمد یوسف صاحب نے قرآن مجید پڑھا ۱۴ اگست کی صبح کو قاری شبیر احمد عثمانی نے یوم آزادی کے عنوان پر خطاب کیا اور تحریک آزادی کے شہداء کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا آخر میں قاری شبیر احمد عثمانی نے پاکستان کی سلامتی اور استحکام کیلئے پھر خصوصی دعا کرائی۔

عقیدہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی رکن ہے، حافظ اقبال

مانچسٹر (پ ر) عقیدہ ختم نبوت اسلام کا ایک بنیادی رکن ہے۔ اس کو تسلیم کئے بغیر کوئی مسلمان نہیں ہو سکتا اس بارے میں قرآنی آیات اور احادیث اور اجماع ثابت وشاہد ہے یہی وجہ ہے کہ اس وقت سے لیکر آج تک جتنے بھی ائمہ دین گزرے ہیں سب ہی اس امر پر متفق ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعویٰ نبوت ورسالت کرنا خواہ کسی بھی رنگ میں ہو کفر ہے اور ایسا شخص دجال، کذاب اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ان خیالات کا اظہار حافظ محمد اقبال رنگونی نے اسلامک اکیڈمی میں منعقدہ ایک اجلاس سے کیا حافظ صاحب نے اکابر دیوبند اور عقیدہ تحفظ ختم نبوت کے سلسلے میں کہا کہ اکابر دیوبند کی اس بارے میں خدمات جلیلہ نہایت اظہر ہے۔ جس وقت انگریز کی خانہ ساز نبوت کے داعی یورپ اور بلاد افریقہ میں تبلیغ وتعلیم کے خوبصورت عنوان سے عام مسلمانوں کو اپنے دام ارتداد میں پھانسنے لگے تو یہی علماء حق تھے جنہوں نے مسلمانوں کو اس فتنے سے خبردار کیا اور نہ صرف عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کیا بلکہ اسلام کے جملہ وہ مسائل وعقائد جن پر قادیانی گروہ اپنے ارتدادی آرے چلا رہے تھے ان کا ڈٹ کر دفاع کیا یہ انہی حضرات کی قربانیوں کا فیضان ہے کہ آج بھی امت ان مسائل وعقائد میں ابھی تک شاہراہ اسلام پر گامزن ہے۔ اور یہاں کانفرنس کا اہتمام کر رہے ہیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدخلقی نحوست ہے
(بروایت امام احمد)

داخلہ

جامعہ تعلیمات اسلامیہ

دینی مدارس اور طبیہ کالج سے فارغ حضرات کیلئے تخصص

۱. التخصص فی علوم الکتاب والسنہ۔
۲. التخصص فی الدعوۃ واصول الدین۔

ہر چہار تخصصات کیلئے قیام وطعام کے علاوہ ۲۰۰ سے ۴۰۰ روپیہ ماہوار وظائف

۳. التخصص فی الفقہ والقضاء ۴. التخصص فی الطب الاسلامی

موقوف علیہ یا الثانویہ اور مڈل ومیٹرک پاس حضرات کے لئے

۱. العالمیہ فی علوم الاسلامیہ والعربیہ تک کی دینی تعلیم
۲. سکول اور کالج کی تعلیم مڈل سے بی اے تک

العالمیہ کی سند حکومت پاکستان کے ہاں ایم اے اسلامیات کے برابر تسلیم شدہ
۔ جامعہ طبیہ اسلامیہ میں داخلہ

۴. فاضل عربی کی تیاری و امتحان۔

شعبہ حفظ قرآن مجید، قراۃ و تجوید

حفظ و تجوید کے ساتھ ابتدائی دینی تعلیم و تربیت کا خصوصی اہتمام

ابتدائی عربی اور پرائمری کے طلبہ کے لئے حسب استعداد مدت کی کمی بیشی مکمل جائزہ کے بعد۔

مڈل ومیٹرک پاس طلبہ کے لئے خصوصی کلاس

۱. المتوسط سے العالمیہ تک کے ساتھ ساتھ ۲. ایف اے تک کے امتحانات کا اہتمام

۱. المتوسط سے العالمیہ اور ۲. میٹرک سے بی اے تک کے امتحانات کی تعلیم

شہری طلباء کے لئے جامعہ تعلیمات اسلامیہ کی فروع (شاخیں)

۱. فرع جامعہ تعلیمات اسلامیہ گوبند پورہ میں: ۱. شعبہ حفظ (۲) ابتدائیہ (پرائمری) (۳) المتوسط
۲. فرع جامعہ تعلیمات اسلامیہ اسلام نگر میں (۱) ابتدائیہ (۲) المتوسط (۳) مڈل کا سلسلہ جاری ہے۔

اہم خصوصیات (۱) ہر قسم کی فرقہ بندی سے پاک ماحول (۲) تعلیم کے ساتھ تربیت کا اہتمام (۳) دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ سکول و کالج کی تعلیم (۴) تعلیم و تربیت کے علاوہ جسمانی صحت کیلئے ورزش کھیل اور (۵) اعلیٰ ذوق کی استواری کے لئے عربی اردو اور انگریزی میں مذاکرات و مجالس (۶) سیر و تفریح نیز تربیتی اور معلوماتی

داخلہ کی مدت قریب الاختتام ہے، بلاتاخیر رابطہ قائم فرمائیے

عبدالرحیم اشرف، ادارہ تعلیمات اسلامیہ، پاکستان فیصل آباد، فون: جامعہ ۵۰۳۸۲ ثانی ۲۳۰۲۱

WEEKLY **KHATME-NUBBUWAT** KARACHI
Registered S. No. 3220

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

شمع ختم نبوت کے پروانو!

ربوہ چلو، ربوہ چلو!

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے زیر اہتمام

آل پاکستان

ختم نبوت کانفرنس

بمقام مرکز ختم نبوت مسلم کالونی صدیق آباد ربوہ ضلع جھنگ

۲۴، ۲۵ ؍اکتوبر ۱۹۸۵ء بروز جمعرات، جمعہ

زیر سرپرستی
مولانا خان محمد صاحب مدظلہ
کندیاں شریف

اس تاریخی کانفرنس میں تمام مکاتیب فکر کے علماء، راہنمایان قوم شرکت کریں گے کانفرنس کی تیاریاں زور وشور سے شروع کردی گئی ہیں جس کے لیے مجلس استقبالیہ تشکیل دے دی گئی ہے جس میں فیصل آباد، شیخوپورہ، گوجرانوالہ، سرگودھا، جھنگ اور چنیوٹ کے اراکین شامل ہیں۔ شمع ختم نبوت کے پروانے کانفرنس میں شرکت کیلئے ابھی سے تیاریاں شروع کردیں۔

باہر سے پہنچنے والے حضرات کیلئے رہائش کا مناسب انتظام ہوگا

شعبہ نشرواشاعت، مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان حضوری باغ روڈ ملتان فون 76339